91

جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(12)/2013/1079. Dated: 19th May 2014. Pursuant to the provisions of clause (3) of Article 53 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **Sardar Sher Ali Gorchani,** *Deputy Speaker,* Provincial Assembly of the Punjab, shall **act as Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, with immediate effect, vice **Rana Muhammad Iqbal Khan**, **Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, who has assumed office of the **Acting Governor**.

RAI MUMTAZ HUSSAIN BABAR
Secretary

93

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19۔ مئی 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014

ایک وزیر مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

95

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

سوموار، 19- مئی 2014

(یوم الاثنین، 19- رجب المرجب 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 34 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا
خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿١١٦﴾ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ
لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿١١٧﴾
وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿١١٨﴾

سورة المؤمنون آیات 115تا 118

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے ؟(115) تو اللہ جو سچا بادشاہ ہے اس کی شان (اس سے) اونچی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش بزرگ کا مالک ہے (116) اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ بھی سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے (117) اور اللہ سے دعا کرو کہ میرے پروردگار مجھے بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے (118)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ربِ عالم نے تجھ کو بُلایا وہاں
جس جگہ پہ کسی کو بُلایا نہیں
ایک جلوے نے موسیٰ کو بے خود کیا
لامکاں پہ بھی تو ڈگمگایا نہیں
اُن کو معراج کی شب یہ حق نے کہا
یوں تو پیارے ہیں مجھ کو سبھی انبیاء
میرے نزدیک آ میرے نزدیک آ
آج تجھ سے تو کچھ بھی چھپایا نہیں
میں ہوں طالب تیرا میرا مطلوب تُو
انبیاء میں مجھے سب سے محبوب تُو
میں تیرا اور مجھ سے ہے منسُوب تُو
جسم میرا نہیں تیرا سایہ نہیں

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تعزیت

جناب نذر حسین پارلیمانی سیکرٹری کی والدہ، جناب شہر یار ریاض ایم پی اے کے والد، محترمہ طلعت یعقوب سابق ایم پی اے، سابق چیف سیکرٹری جاوید قریشی اور روزنامہ "ڈان" کے رپورٹر عمیر علی کے انتقال پر دعائے مغفرت

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈاکٹر صاحب! ذرا دعائے مغفرت کروالیں اس کے بعد ٹائم دیتا ہوں۔ مجھے پتا چلا ہے کہ نذر حسین، ایم پی اے/ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی والدہ اور سابق ایم پی اے شہر یار ریاض کے والد انتقال فرماگئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہماری سابق ایم پی اے محترمہ طلعت یعقوب صاحبہ وفات پاگئی ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! سابق چیف سیکرٹری جاوید قریشی وفات پاگئے ہیں ان کے لئے بھی دعا کرائی جائے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! روزنامہ "ڈان" کے رپورٹر عمیر علی بھی انتقال کر گئے ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سب کے لئے دعا کرائی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب آپ آپس میں ہی فیصلہ کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے بہت اہم بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

اسمبلی اجلاس بروقت شروع کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے گزارش یہ کرنی ہے کہ آج کا اجلاس اڑھائی گھنٹے تاخیر سے شروع ہوا ہے۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ آپ کی طرف سے کبھی کوتاہی نہیں ہوتی اور آپ پورے وقت پر اپنے چیمبر میں موجود تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں 2:00 بجے کا آیا ہوا تھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ ہم اس طرح کی practice بنالیں کہ سپیکر صاحب پورے وقت پر بیٹھ جائیں تو میں اپوزیشن کی طرف سے یہ بات کرتا ہوں کہ اگر وقت پر اجلاس شروع ہوگا تو انشاء اللہ سوالات اور تحاریک التوائے کار کے وقفے کے دوران ہم کوئی پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں کریں گے اور کورم بھی point out نہیں کریں گے۔ اس طرح سے ایک معاملہ regulate ہو جائے گا۔ اڑھائی اڑھائی گھنٹے اجلاس تاخیر سے شروع ہونا بڑا نقصان ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ تو آپ سب کی ذمہ داری ہے جبکہ میں تو دو بجے سے یہاں پر موجود ہوں۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مونس الٰہی صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! میں Rule 234 کے تحت suspension کے لئے request کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی request میرے پاس آ گئی ہے۔ میں وقفہ سوالات کے بعد اس کو انشاء اللہ دیکھ لیتا ہوں۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! ابھی کر لیتے ہیں کیونکہ وقفہ سوالات کے بعد لاء منسٹر صاحب نے جناب کو کرنے ہی نہیں دینی۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ دیکھیں، لاء منسٹر صاحب سے میری بات ہو گئی ہے تو وہ کوئی amendment اس میں لانا چاہتے ہیں۔ میں بعد میں آپ کو بالکل موقع دوں گا۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! مجھے صرف دو منٹ لگنے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مونس الٰہی صاحب! دیکھیں، یہی طے ہوا تھا کہ وقفہ سوالات کے بعد کریں گے۔ میں آپ کو بالکل موقع دوں گا۔ شیخ صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں؟

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! اس پر صرف دو منٹ لگیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ سے کہا کہ میں آپ کو موقع دوں گا۔ آپ میرے پاس تشریف لائے تھے۔

چودھری مونس الٰہی: اس پر صرف کچھ ٹائم لگے گا۔ مجھے صرف پڑھ لینے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، یہ کوئی بات نہیں ہے۔ آپ میرے پاس تشریف لائے تھے تو میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں آپ کو اس پر موقع دوں گا۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! میں نے آپ سے request کی تھی تو آپ نے کہا کہ میں آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، آپ میری بات سنیں۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ دروازہ بند کر کے لاء منسٹر صاحب کے ساتھ دو گھنٹے بیٹھے رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، کوئی ہم دو گھنٹے نہیں بیٹھے رہے۔ اُس وقت ہندوستان کے پنجاب سے guest آئے ہوئے تھے اور ساتھ سعودی عرب سے بھی دوست تھے۔ چودھری صاحب! میں اس پر آپ کو بالکل پورا موقع دوں گا۔

چودھری مونس الٰہی: میں جناب سے یہ request کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہ رہے تھے۔ مونس الٰہی صاحب! میں آپ کو موقع دوں گا۔ میرے پاس تو ابھی تک وہ آپ کی قرارداد آئی ہی نہیں ہے۔

چودھری مونس الٰہی: آپ مجھے ٹائم دے دیں اس پر صرف دو منٹ لگیں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: مونس الٰہی صاحب! ابھی آجاتی ہے۔ میں اس پر آپ کو پورا موقع دوں گا لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

(اس مرحلہ پر بیشتر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں سے کھڑے ہوگئے)

جناب قائم مقام سپیکر: مونس الٰہی صاحب! میری ایک منٹ بات سن لیں۔ بات یہ ہے کہ میرے پاس ابھی آپ کی قرارداد آئی نہیں ہے۔ جب آجاتی ہے تو میں اس پر آپ کو پورا موقع دوں گا۔ آپ کو قرارداد پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا یہ میری آپ کے ساتھ commitment ہے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! اس پر پانچ منٹ بھی نہیں لگنے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مونس الٰہی صاحب! میری آپ کے ساتھ commitment ہے کہ میں آپ کو وقفہ سوالات کے بعد بات کرنے کا موقع دوں گا لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ میں آپ کو موقع دوں گا۔ آپ قرارداد پیش کریں اس وقت میں آپ کو ٹائم دوں گا، یہ میں نے آپ سے commit کر لیا ہے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! اس پر پانچ منٹ بھی نہیں لگنے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے پاس ابھی تک قرارداد نہیں آئی۔ وقفہ سوالات کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا تب آپ اپنی قرارداد پیش کر لیجئے گا۔ اس پر آپ دس یا پندرہ منٹ لے لیجئے گا۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! میری یہ request ہے کہ ابھی پیش کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مونس الٰہی صاحب! آپ کو پورا موقع ملے گا لیکن میرے پاس ابھی قرارداد آئی ہی نہیں ہے۔ مجھے پتا ہے کہ آپ کو جانے کی شاید جلدی ہوگی لیکن میں بعد میں آپ کو موقع دوں گا۔ میرے پاس پہلے قرارداد آجانے دیں پھر میں آپ کو موقع دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وقفہ سوالات کے بعد یہ قرارداد آپ out of turn take up کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں بالکل یہ commitment کر رہا ہوں۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! وقفہ سوالات کے بعد انہوں نے شور مچانا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، کوئی شور نہیں مچائے گا۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! صرف پانچ منٹ کی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ انہیں سمجھائیں کہ میری آپ کے ساتھ commitment ہے کہ پانچ کی بجائے دس منٹ بات کریں۔ مونس الٰہی صاحب! میرے پاس ابھی وہ قرارداد نہیں آئی میرے پاس جو نہی آتی ہے میں آپ کو موقع دوں گا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر میاں محمودالرشید صاحب بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں بیٹھے تھے اور یہ بات طے ہو چکی ہے کہ جب وقفہ سوالات ختم ہو گا تو جو بھی ان کی قرارداد ہو گی وہ اس کے بعد لی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی تک آپ کی قرارداد میرے پاس آئی نہیں ہے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! ان کی کوئی گارنٹی اور commitment نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! دیکھیں، میں نے commitment کر لی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہاں پر کوئی dictation نہیں چلے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ چودھری صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں بات کر رہا ہوں اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! مونس الٰہی صاحب کو جلدی کس بات کی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! میری آپ کے ساتھ commitment ہو گئی ہے کہ جب آپ قرارداد پیش کریں گے تو کوئی شور نہیں کرے گا اور کوئی بات بھی نہیں کرے گا۔ آپ اپنی بات کیجئے گا۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ کی commitment کو ہم مانتے ہیں لیکن ان کی نہیں مانتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! دیکھیں، کوئی اور بات نہیں کرے گا اور میں یہ بات آپ سے کر رہا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر اگلی نشستوں پر بیٹھے ہوئے معزز ممبران حزب اقتدار
اپنی نشستوں سے کھڑے ہو گئے)

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! یہ بدتمیزی پر اتر آئے ہیں اور اگر یہ اندر سے چاہتے ہیں کہ ان کے لیڈروں کے متعلق میں بھی کوئی بات کہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ اس ایوان کے ممبر ہیں اور آپ قابل احترام ہیں۔ جب معزز اپوزیشن لیڈر نے بھی بات کر لی ہے اور Chair نے بھی commitment کر لی ہے تو میرا نہیں خیال کہ اس پر بحث بنتی ہے۔ آپ تشریف رکھیں اور اس کے بعد میں آپ کو وقت دوں گا۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! مجھے صرف قرارداد پڑھ لینے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! میرے پاس قرارداد آ تو لینے دیں۔

چودھری مونس الٰہی: پھر سارے شور کرنا شروع ہو جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ بات طے ہے کہ کوئی نہیں بولے گا۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ ابھی مجھے وقت دے دیں کیونکہ بعد میں کسی نے پڑھنے نہیں دینی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! وقفہ سوالات کے بعد جونہی میرے پاس قرارداد آئے گی تو میں آپ کو وہ قرارداد پانچ کی بجائے دس، پندرہ تو کیا بیس منٹ کا موقع دوں گا۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب عبدالوحید چودھری): جناب سپیکر! جیسے محترم اپوزیشن لیڈر نے کہا ہے تو تمام اپوزیشن کو ان کا احترام کرنا چاہئے کہ جب سپیکر صاحب نے announce کر دیا کہ وقفہ سوالات کے بعد موقع دیا جائے گا تو اس پر عمل کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! میرا خیال ہے کہ یہ بات مناسب نہیں ہے کیونکہ میں نے وقفہ سوالات شروع کر دیا ہے اور آپ کو کہہ دیا ہے کہ میں آپ کو موقع دوں گا۔۔۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! کوئی موقع نہیں دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ بات نہیں ہے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! ان کی commitment پر کوئی یقین نہیں کرے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے مجھ سے بات کرنی ہے اس لئے انہیں آپ چھوڑیں اور آپ مجھ سے بات کریں۔ میں نے آپ سے کہہ دیا اور آپ سے commitment کر لی ہے لیکن آپ یہ ایڈوانس میں کہہ رہے ہیں۔ (شور و غل)

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ پہلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ ایوان کی کارروائی کو بلڈوز نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

جناب فیضان خالد ورک: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ آج ہماری بات مان لیں اور آپ پانچ منٹ بات کرنے کے لئے دے سکتے ہیں اور یہ آپ کا حق ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ میرے پاس آئے اور کہا کہ مجھے out of turn قرارداد پڑھ لینے دیں حالانکہ اصول یہ بنتا ہے اور یہ میرا اختیار تھا کہ میں شاید out of turn نہ لیتا لیکن

میں نے آپ کی بات مان لی ہے اور آپ کو اجازت دے دی اور کہا کہ وقفہ سوالات کے بعد جونہی میرے پاس آتی ہے تو آپ بات کر لیں لیکن آپ کو بات سمجھ نہیں آ رہی۔ جی، فیضان خالد ورک صاحب! اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1202 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شیخوپورہ: ووکیشنل اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1202: **جناب فیضان خالد ورک:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخوپورہ میں کتنے ووکیشنل ٹریننگ سنٹر کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کس کس skill میں تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) ان اداروں میں کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کی تعداد ادارہ وار بتائیں؟

(د) مذکورہ بالا اداروں میں طلباء سے جو فیس لی جاتی ہے، علیحدہ علیحدہ skillwise آگاہ فرمائیں؟

(ہ) ان اداروں کے سربراہوں کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) شیخوپورہ میں آٹھ ووکیشنل کالج مندرجہ ذیل جگہ پر چل رہے ہیں:

1۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) ہرن مینار روڈ شیخوپورہ
2۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) اکبر بازار شیخوپورہ
3۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) امامیہ کالونی فیروزوالا
4۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نارووال روڈ مریدکے
5۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد سول ہسپتال مریدکے
6۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) بٹر مارکیٹ صفدرآباد
7۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد پرانا پولیس سٹیشن صفدرآباد
8۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نزد ٹاؤن کمیٹی مانانوالہ

(ب) ان اداروں میں جس skill میں تعلیم دی جاتی ہے:

1۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) ہرن مینار روڈ شیخوپورہ	الیکٹریکل، الیکٹرونکس، مشینسٹ، پلمبر، ویلڈر ڈرافٹ مین (مکینیکل)، ہیٹنگ وینٹیلیشن اینڈ ائر کنڈیشن، موٹر سائیکل مکینک
2۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) اکبر بازار شیخوپورہ	میٹرک ووکیشنل، کمپیوٹر ایپلیکیشن، بیوٹیشن، ڈومیسٹک ٹیلرنگ
3۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) امامیہ کالونی فیروزوالا	میٹرک ووکیشنل، بیوٹیشن، ڈومیسٹک ٹیلرنگ
4۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نارووال روڈ مریدکے	الیکٹریشن، ہیٹنگ وینٹیلیشن اینڈ ائر کنڈیشن، کمپیوٹر ایپلیکیشن
5۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد سول ہسپتال مریدکے	ڈومیسٹک ٹیلرنگ، مشین ایمبرائیڈری، ہینڈ ایمبرائیڈری، کمپیوٹر ایپلیکیشن
6۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) بٹر مارکیٹ صفدر آباد	الیکٹریشن پلمبر، کمپیوٹر ایپلیکیشن
7۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد پرانا پولیس سٹیشن صفدر آباد	ڈومیسٹک ٹیلرنگ، مشین ایمبرائیڈری، ہینڈ ایمبرائیڈری، کمپیوٹر ایپلیکیشن
8۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نزد ٹاؤن کمیٹی مانانوالہ	وائر مین، ٹرنر، آٹو فارم مشینری ویلڈر

(ج) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد

1۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) ہرن مینار روڈ شیخوپورہ	437
2۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) اکبر بازار شیخوپورہ	138
3۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) امامیہ کالونی فیروزوالا	41
4۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نارووال روڈ مریدکے	51
5۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد سول ہسپتال مریدکے	45
6۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) بٹر مارکیٹ صفدر آباد	61
7۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد پرانا پولیس سٹیشن صفدر آباد	34
8۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نزد ٹاؤن کمیٹی مانانوالہ	35

(د) ان اداروں میں طلباء سے جو فیس لی جاتی ہے:

1۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) ہرن مینار روڈ شیخوپورہ	الیکٹریکل دو سالہ (5535 روپے)، ایک سالہ (3665 روپے)، الیکٹرونکس دو سالہ (5535 روپے)، ایک سالہ (3465 روپے)، مشینسٹ دو سالہ (5535 روپے)، ایک سالہ (3465 روپے)، پلمبر ایک سالہ (3465 روپے)، ویلڈر ڈیڑھ سالہ (5535 روپے)، ایک سالہ (3465 روپے)، ڈرافٹ مین میکنیکل دو سالہ (5535 روپے)، ایک سالہ (3465 روپے)، ہیٹنگ وینٹیلیشن اینڈ ائر کنڈیشن چھ ماہ (6600 روپے)، موٹر سائیکل مکینک چھ ماہ (6600 روپے)
2۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) اکبر بازار شیخوپورہ	میٹرک ووکیشنل دو سالہ (4460 روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن چھ ماہ (3030 روپے)، بیوٹیشن چھ ماہ (3030 روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن تین ماہ (1830 روپے)، ڈومیسٹک ٹیلرنگ چھ ماہ (1230 روپے)، مشین ایمبرائیڈری چھ ماہ (1230 روپے)
3۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) امامیہ کالونی فیروزوالا	میٹرک ووکیشنل دو سالہ (4250 روپے)، فیشن ڈیزائننگ ایک سالہ (2255 روپے)، بیوٹیشن چھ ماہ (2430 روپے)، ڈومیسٹک ٹیلرنگ چھ ماہ (2430 روپے)
4۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نارووال روڈ مریدکے	الیکٹریشن چھ ماہ (1000 روپے)، ہیٹنگ وینٹیلیشن اینڈ ائر کنڈیشن چھ ماہ (1000 روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن چھ ماہ (1150 روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن تین ماہ (2030 روپے)
5۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد سول ہسپتال مریدکے	ڈومیسٹک ٹیلرنگ چھ ماہ (1000 روپے)، مشین ایمبرائیڈری چھ ماہ (1000 روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن چھ ماہ (1150 روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن تین ماہ (2030 روپے)
6۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) بٹر مارکیٹ صفدر آباد	الیکٹریشن چھ ماہ (1000 روپے)، پلمبر چھ ماہ (1000 روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن چھ ماہ (1150 روپے)، کمپیوٹر ایپلیکیشن تین ماہ (2100 روپے)

7۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد پرانا پولیس سٹیشن صفدر آباد	ڈومیسٹک ٹیلرنگ چھ ماہ (1000 روپے)، مشین ایمبرائیڈری چھ ماہ (1000 روپے)، ہینڈ ایمبرائیڈری تین ماہ (812 روپے)، ایپلیکیشن تین ماہ (1500 روپے)
8۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نزد ٹاؤن کمیٹی مانانوالہ	وائر مین چھ ماہ (825 روپے)، ٹرنر چھ ماہ (825 روپے)، آٹو فارم مشینری چھ ماہ (825 روپے)، ویلڈر چھ ماہ (825 روپے)

(ہ) ان اداروں کے سربراہوں کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل

1۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) ہرن مینار روڈ شیخوپورہ	نام۔ محمد ایوب، تعلیم بی ٹیک، عہدہ پرنسپل، گریڈ 18، عرصہ تعیناتی 06-01-2012 (02 سال 04 ماہ)
2۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) اکبر بازار شیخوپورہ	نام مسماۃ شاہدہ نعیم، تعلیم ڈی کام ایم اے اسلامیات، عہدہ پرنسپل، گریڈ 17، عرصہ تعیناتی 2003-07-12 (10 سال 10 ماہ)
3۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) امامیہ کالونی فیروزوالا	نام۔ مسماۃ فرزانہ ضمیر، تعلیم بی اے DAE (Dress Making & Dress Designing) عہدہ پرنسپل، گریڈ 18، عرصہ تعیناتی 2014-03-31 (01 ماہ 10 دن)۔
4۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نارووال روڈ مریدکے	نام محمد سجاد، تعلیم بی ایس سی، عہدہ مینجر، گریڈ 16، عرصہ تعیناتی 26-05-2011 (2 سال 11 ماہ)
5۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد سول ہسپتال مریدکے	نجمہ سروت، تعلیم بی اے ڈپلومہ ٹیچر ٹریننگ، عہدہ مینجر، گریڈ 16، عرصہ تعیناتی 2010-05-31 (3 سال 01 ماہ)
6۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) بٹر مارکیٹ صفدر آباد	نام۔ محمد وقاص، تعلیم بی اے، DAE (Auto)، عہدہ مینجر، گریڈ 16، عرصہ تعیناتی 2009-01-16 (5 سال 03 ماہ)
7۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد پرانا پولیس سٹیشن صفدر آباد	نام ساجدہ خالد، تعلیم بی اے ڈپلومہ ووکیشنل، عہدہ مینجر، گریڈ 16، عرصہ تعیناتی 2010-06-28 (03 سال 10 ماہ)
8۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نزد ٹاؤن کمیٹی مانانوالہ	خالی بوجہ وفات رانا نذیر احمد بتاریخ 2014-04-27، عہدہ مینجر، گریڈ 16)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! نہیں۔ میرا ضمنی سوال ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چودھری مونس الٰہی صاحب بھی اور ہمارے دوسرے معزز ممبران جو اس وقت احتجاج کر رہے ہیں، ان کی جو قرارداد ہے تو اس سے پہلے یہ روایت رہی ہے اور آج سے تین دن پہلے جب اپوزیشن لیڈر نے ایک قرارداد پیش کی تھی تو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں باقاعدہ یہ فیصلہ ہوا تھا اور اس سے پہلے بھی یہ فیصلہ ہے کہ جو بھی اس قسم کی قرارداد ہوگی وہ وقفہ سوالات کے بعد ہوگی اور اس دن اپوزیشن لیڈر نے جو قرارداد

پیش کی وہ وقفہ سوالات کے بعد ہی پیش کی تھی۔آج بھی وہ قرارداد آپ کو موصول ہوئی ہے اور اس کی کاپی آپ نے مجھے دی ہے جس پر میں ان سے بات بھی کرنا چاہوں گا۔اگر اس میں ہم ایک دو فقروں کی ترمیم چاہتے ہیں تو اگر یہ کر لیں تو وہ متفقہ طور پر بھی آسکتی ہے۔اس پورے ملک میں، پوری قوم مسلح افواج کے کردار کو خراج تحسین بھی پیش کرتی ہے اور کوئی فرد اس ملک میں ایسا نہیں ہے جو اپنے شہداء اور اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنے والوں کی قدر نہ کرتا ہو لیکن معاملہ یہ ہے کیونکہ مجھے بھی understanding یہی تھی کہ وقفہ سوالات کے بعد محرک قرارداد پیش کریں گے تو جیسا کہ آپ نے وقفہ سوالات کے بعد commit کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ قرارداد بالکل پیش ہوگی۔اگر ہمارے بھائی اسی آڑ میں کچھ اور کرنا چاہتے ہیں یا بائیکاٹ کرنا چاہتے ہیں تو میں پھر بھی انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس کے باوجود بھی قرارداد پیش ہو جائے گی۔انشاءاللہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! اب دیکھ لیں کہ commitment ہو گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ صاحب نے amendment کی بات کی ہے تو بڑی اچھی بات کی ہے کہ وہ اس میں amendment کرنا چاہتے ہیں لیکن میں propose یہ کرتا ہوں کہ ہماری قرارداد ابھی ہمیں پڑھ لینے دیں اور اس کے بعد کل رانا صاحب! مسلم لیگ (ن) کی طرف سے آرمی کی support میں ایک قرارداد لے آئیں تو ہم اس کا پورا ساتھ دیں گے۔ابھی وقت ہے کہ ہمیں یہ support کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب صدیق خان صاحب! آپ دونوں ذرا اپوزیشن لیڈر سے مشورہ کر لیں کہ کھڑے رہنا ہے؟ چودھری صاحب! میں نے آپ سے ایک بات کی commitment کر لی، اگر میں اسے کمیٹی کے پاس بھیج دیتا، اگر وہ balloting کے ذریعے ہوتی۔۔۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! صرف پانچ منٹ مجھے دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ میرے پاس آئے اور میں نے آپ کو اجازت دی۔ میں نے commit کیا ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ جو قرارداد (ق) لیگ یا مونس الٰہی صاحب نے پیش کرنی ہے تو وہ قرارداد

وقفہ سوالات کے بعد ہی پیش ہوتی ہے اور اگر ان کے ساتھ ترمیم کی بات طے نہ ہوئی تو پھر ہم ترمیم پیش بھی کر سکتے ہیں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ اپنی قرارداد پیش کر دیں اور ہم اپنی طرف سے ایک قرارداد لے آئیں یا ہم اس قرارداد میں ترمیم پیش کر دیں۔ قرارداد افواج پاکستان کے حق میں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس ایوان سے پاس ہو گی لیکن اس قرارداد کی آڑ میں کسی کو نوکری کی درخواست نہیں دینے دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین) (شور و غل)

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! رانا صاحب نے بات کی ہے تو میرا بھی اتنا حق بنتا ہے کہ مجھے بھی اس کا جواب دینے دیں۔ رانا صاحب! نوکری کی بات کرتے ہیں تو کیا اس وقت انہیں یاد نہیں تھا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں اور مجھے بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ آپ میرے پاس آئے اور میں نے آپ کی عزت کی۔ میں نے آپ کو قرارداد وقفہ سوالات کے بعد out of turn لینے کی commitment دی۔ اب یہ احتجاج بنتا نہیں ہے کیونکہ گھنٹے، آدھے گھنٹے کا بزنس ہے جو کہ ختم ہو جائے گا تو آپ قرارداد پڑھ لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ پاک افواج کی توہین ہے اور ہم رانا صاحب کے اس جملے پر احتجاج کرتے ہیں۔ رانا صاحب کے یہ الفاظ پاک افواج کے ساتھ زیادتی ہے اور رانا صاحب نے بڑی زیادتی کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں پرسوں نہیں تھے لیکن میاں صاحب اور سردار وقاص حسن موکل صاحب موجود تھے۔ چودھری صاحب! یہ وقفہ سوالات کا وقت ہے اس لئے آپ اس کے بعد اپنی قرارداد کو پیش کر لیں۔ جی، منسٹر صاحب! سوال کا جواب دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): ضلع شیخوپورہ میں مختلف ٹیکنیکل ادارے چل رہے ہیں جن میں گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) ہرن مینار شیخوپورہ روڈ، گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) اکبر بازار شیخوپورہ، گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) امامیہ کالونی فیروز والا، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) بٹر مارکیٹ، صفدر آباد، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد پرانا پولیس سٹیشن، صفدر آباد، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نزد ٹاؤن کمیٹی مانانوالہ شامل ہیں جہاں پر الیکٹریکل، الیکٹرونکس، مشینسٹ،

پلمبر، ویلڈر، ڈرافٹ مین (مکینیکل)، ھیٹنگ وینٹیلیشن اینڈ ائیر کنڈیشن اور موٹر سائیکل مکینک بن رہے ہیں۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ ہمیں ایسے بلڈوز نہ کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ اپنے اپوزیشن لیڈر کا فیصلہ نہیں مانتے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں کیونکہ پرسوں میاں صاحب نے خود قرارداد پیش کی تو وقفہ سوالات کے بعد ہی انہیں وقت دیا گیا تھا۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) ہرن مینار روڈ شیخوپورہ میں زیر تعلیم طالبعلموں کی تعداد 437 ہے، گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) اکبر بازار، شیخوپورہ میں 138، گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) امامیہ کالونی فیروزوالا میں 41، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نارووال روڈ مریدکے میں 51، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد سول ہسپتال مریدکے میں 45، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) بٹر مارکیٹ صفدر آباد میں 61، گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (خواتین) نزد پرانا پولیس سٹیشن صفدر آباد میں 34 اور گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (بوائز) نزد ٹاؤن کمیٹی مانانوالہ میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد 35 ہے۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) میں طلباء سے الیکٹریکل دو سالہ 5535 روپے جبکہ ایک سالہ 3665 روپے فیس لی جاتی ہے۔

جناب فیضان خالد ورک: شیخوپورہ شہر کے اندر کتنے ووکیشنل کالج ہیں، میں ووکیشنل کالجوں کے متعلق تھوڑی سی وضاحت چاہوں گا؟

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر ہمارے ساتھ انصاف کریں۔ (شوروغل)

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں آپ کے ساتھ پورا انصاف کر رہا ہوں آپ کو پورا موقع دیا جائے گا میں آپ کا احترام کرتا ہوں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر ان اداروں میں کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! ہم جناب کے اوپر زیادہ وزن نہیں ڈالیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری کوئی مجبوری نہیں ہے میں نے کسی سے پوچھے بغیر آپ کی قرارداد out of turn آپ کو پیش کرنے کی permission دی۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! ان اداروں کے سربراہوں کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس کی تعداد میں نے بتا دی ہے اور جو انہوں نے کہا ہے کہ کون کون سے اداروں میں تعینات ہیں۔۔۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! 20 منٹ ہو گئے ہیں 5 منٹ لگنے تھے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب 45 منٹ اور بجتے ہیں اُس کے بعد آپ بات کیجئے ایک گھنٹہ بات کیجئے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! 5 منٹ دے دیں۔(شور و غل)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (بوائز) ہیڈ مرالہ میں محمد یوسف ہیں جن کی تعلیم بی ٹیک ہے عہدہ پرنسپل ہے جس کا گریڈ 18 ہے اور تعیناتی 2012-11-06 سے عرصہ دو سال چار ماہ ہو گئے ہیں اسی طریقے سے یہ تمام تفصیلات کا جواب اس میں شامل ہے اور کوئی ضمنی سوال ہے تو بتائیں۔(شور و غل)

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ سے تھوڑے سے انصاف کے لئے request کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے پاس سیکرٹریٹ سے قرارداد آنے تو دیں۔(شور و غل)

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! گورنمنٹ ٹیکنیکل و وکیشنل اور ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں فرق کیا ہے اور question کا time ضائع جا رہا ہے۔ یہ کر کیا رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بات کریں میں سن رہا ہوں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! میں بات کرتا ہوں بات ہو ہی نہیں رہی، یہ لوگ time ضائع کر رہے ہیں Question Hour کا time جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ بات کریں۔

جناب فیضان خالد ورک: جناب سپیکر! شیخوپورہ میں جو آٹھ کالج ہیں دو کالج کا میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ TEVTA کے ہیں یا PVTC کے ہیں کیونکہ ووکیشنل کالج دو قسم کے چلتے ہیں۔(شور و غل)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ سارے کے سارے سوال Industry Department کے ہیں چاہے وہ TEVTA کے متعلق ہیں، چاہے وہ PVTC کے متعلق ہیں تو تمام ادارے ہمارے Industries Department کے اندر آتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر گئے
جبکہ معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے شیم شیم کے نعرے)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب واک آؤٹ نہ کریں آپ کو پورا موقع دیا جائے گا وقفہ سوالات کے بعد میری گزارش ہے آپ ایوان میں تشریف لے آئیں۔ آپ کے ساتھ commitment بھی یہی ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو out of turn قرارداد پیش کرنے کا موقع دینا ہے۔ آپ تشریف لے آئیں جی، شیخ صاحب! (شور و غل)

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں Kingdom of Saudi Arabia سے شیخ عبدالرحمان النشمی جو رائل فیملی کے Finance Advisor ہیں اُن کے بیٹے طلال النشمی جو Saudi Arabia کا second largest group ہے اُس کے Director ہیں وہ آج ایوان کی کارروائی دیکھنے کے لئے اسمبلی میں تشریف فرما ہیں۔ اُن کے ساتھ شیخ سعید صاحب ہیں President Pakistan Muslim League(N) Riadh, Saudia تو میں دونوں کو ایوان کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں اپنی طرف سے اور اس ایوان کی طرف سے اُن کو welcome کہتا ہوں۔ جی، اگلا سوال ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں معزز خواتین ممبران کی طرف سے انہیں اھلاً وسہلاً کہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے، جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1485 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: اداروں کو بجٹ کی فراہمی واستعمال کی تفصیلات

*1485: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی ووکیشنل و ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ (گرلز / بوائز) کو گزشتہ پانچ سال کے دوران کتنا کتنا بجٹ فراہم کیا، ادارہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) اس بجٹ سے ان اداروں کی کون کون سی اشیاء و مشینری خرید کی گئی؟

(ج) کیاان اداروں کی جو مشینری و دیگر اشیاء بذریعہ ٹینڈر خرید کی گئیں، ان ٹینڈرز کا اشتہار اخبار میں دیا گیا؟

(د) جو مشینری و دیگر اشیاء خرید کی گئیں، ان کی موجودہ صورتحال اشیاء وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) بجٹ کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس بجٹ میں سے اداروں کے لئے مندرجہ ذیل ٹیکنالوجیز اور ٹریڈز کے لئے مشینری / ٹولز / ایکوپمنٹ اور فرنیچر خریدا گیاہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

i۔ جی ٹی ٹی سی (مردانہ) کلر سیداں
1۔ ایچ اے وی سی آر
2۔ الیکٹریشن
3۔ موٹر وائنڈنگ

ii۔ جی ٹی ٹی سی (زنانہ) کلر سیداں
1۔ مشین ایمبرائیڈری
2۔ کمپیوٹر آپریٹر
3۔ ٹیلرنگ

iii۔ جی ٹی ٹی سی (مردانہ) کوٹلی ستیاں
1۔ پلمبر
2۔ کمپیوٹر آپریٹر
3۔ الیکٹریشن

iv۔ جی ٹی ٹی سی (زنانہ) کوٹلی ستیاں
1۔ مشین ایمبرائیڈری
2۔ ہینڈ ایمبرائیڈری
3۔ ٹیلرنگ

v۔ جی سی ٹی ٹیکسلا
1۔ میکنیکل ٹیکنالوجی 2۔ سول ٹیکنالوجی
3۔ الیکٹریکل ٹیکنالوجی 4۔ میکاٹرونکس ٹیکنالوجی
5۔ کیمیکل ٹیکنالوجی 6۔ ٹیلی کام ٹیکنالوجی
7۔ آفس ایکوپمنٹ 8۔ ریلیٹڈ اسٹڈیز

vi۔ جی ٹی ٹی آئی (زنانہ) مری
1۔ انگلش لینگویج لیب 2۔ کمپیوٹر آپریٹر
3۔ فیشن ڈیزائننگ 4۔ بیوٹیشن (ہیئر اینڈ اسکن کیئر)
5۔ ٹیلرنگ 6۔ فیشن ڈیزائننگ
7۔ ڈریس میکنگ 8۔ کمرشل آرٹس
9۔ آفس مینجمنٹ۔

(ج)

نمبر شمار	انسٹیٹیوٹ کا نام	ٹینڈر دیا گیا
1	جی ٹی ٹی سی (مردانہ) کلر سیداں	1 دفعہ
2	جی ٹی ٹی سی (زنانہ) کلر سیداں	1 دفعہ
3	جی ٹی ٹی سی (مردانہ) کوٹلی ستیاں	1 دفعہ
4	جی ٹی ٹی سی (زنانہ) کوٹلی ستیاں	1 دفعہ
5	جی سی ٹی ٹیکسلا	10 دفعہ
6	جی وی ٹی آئی (زنانہ) مری	4 دفعہ

(د) مذکورہ بالا ٹیکنالوجیز اور ٹریڈز کی مشینری، ٹولز، ایکوپمنٹ اور فرنیچر کی موجودہ حالت اچھی کنڈیشن میں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ مختلف اداروں کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء خریدی گئی ہیں اور میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ اشیاء کن کن تاریخوں میں خریدی گئی ہیں اور ان پر کل کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی چک دولت ضلع جہلم میں لیکچرارز انسٹرکٹرز کی کل اسامیوں کی تعداد 46 ہے اور لیکچرارز انسٹرکٹرز کی خالی اسامیوں کی تعداد 29 ہے تو authority خالی اسامیوں کو موجودہ مالی سال 14-2013 میں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مذکورہ کالج میں عرصہ تعیناتی سے زائد تعینات لیکچرارز انسٹرکٹرز کی کل تعداد 15 ہے مذکورہ انسٹیٹیوٹ کالج میں سکیل 1 تا 16 موجودہ official staff کی کل تعداد 48 ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! یہ جواب دوسرا بتا رہے ہیں میں نے جو سوال کیا ہے وہ 1485 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! 1485 کے جز (ب) کے بارے میں ضمنی سوال کر رہی ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ دوبارہ سوال کریں میرے پاس سوال نمبر 1299 ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ وہ محترمہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of ہو گیا ہے۔ یہ سوال نمبر 1485 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کی طرف سے ہے۔ محترمہ! ذرا سوال repeat کر دیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ مختلف انسٹیٹیوٹ کے لئے مندرجہ ذیل اشیاء خریدی گئی ہیں تو میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ اشیاء کن کن تاریخوں میں خریدی گئی ہیں اور ان پر کل کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر ملک ندیم کامران، منسٹر عبدالوحید چودھری اور زعیم قادری صاحب آپ تینوں جائیں اور معزز اپوزیشن کو منا کر لے آئیں۔ ان سے commitment کریں کہ ان کو Question Hour کے بعد قرار داد پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ منسٹر سید ہارون احمد سلطان بخاری صاحب! آپ بھی ان کے ساتھ جائیں۔ جی، منسٹر موصوف! سوال کا جواب دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں ضلع راولپنڈی ووکیشنل ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ گرلز اور بوائز کے گزشتہ پانچ سال کی بجٹ تفصیلات پیش کر دیتا ہوں۔ اس میں 09-2008، 10-2009، 11-2010، 12-2011 اور 13-2012 کی بجٹ تفصیلات ساری کی

ساری موجود ہیں اور میں اپنی بہن کو مہیا کر دیتا ہوں کیونکہ یہ لمبی تفصیل ہے۔ اگر آپ دیکھنا چاہیں تو ٹیبل پر بھی موجود ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں پڑھ کر بھی سنا دیتا ہوں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے متعلق ہے کہ یہ اشیاء کن کن تاریخوں پر خریدی گئی ہیں اور ان پر کل کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! سوال کا ذرا پتا نہیں چلا مہربانی کر کے یہ repeat کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے جز (ب) کے حوالے سے کہا ہے کہ اس بجٹ میں ان اداروں کی کون کون سی چیزیں خریدی گئی ہیں اور کیا ان کی خریداری کی آپ کے پاس کوئی تاریخیں موجود ہیں کہ یہ کب خریدی گئی ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس بجٹ میں سے اداروں کے لئے مندرجہ ذیل ٹیکنالوجیز اور ٹریڈز کے لئے مشینری / ٹولز / ایکوپمنٹ اور فرنیچر خریدا گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جی ٹی ٹی سی (مردانہ) کلر سیداں، ایچ اے وی سی آر، الیکٹریشن، موٹر وائنڈنگ، جی ٹی ٹی سی (زنانہ) کلر سیداں، مشین ایمبرائیڈری، کمپیوٹر آپریٹر، ٹیلرنگ اور اسی طرح ٹیکسلا کے لئے مکینیکل ٹیکنالوجی، سول ٹیکنالوجی، الیکٹریکل ٹیکنالوجی، میکاٹرونکس ٹیکنالوجی، کیمیکل ٹیکنالوجی، ٹیلی کام ٹیکنالوجی، آفس ایکوپمنٹ کے لئے ہم نے یہ سب چیزیں اس بجٹ سے purchase کی ہیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ ان خریدی گئی اشیاء پر کل کتنے اخراجات ہوئے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! مشینری/ٹولز/ایکوپمنٹ، فرنیچرز اور دوسری اشیاء کے لئے 22 لاکھ روپے ایک ہیں اور 14 لاکھ 29 ہزار روپے ایک ہیں، 19 لاکھ 52 ہزار روپے ایک ہیں اور 13 لاکھ 74 ہزار روپے ایک ہیں۔ اس کے ساتھ 2012-13 میں جو GC-Taxila میں اشیاء کی purchase کے لئے 11 کروڑ 31 لاکھ 7 ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں اس میں نئی مشینری اور سارا نیا سسٹم purchase کیا ہے۔ ہم نے جی ٹی آئی (زنانہ) مری کے لئے 3 لاکھ 44 ہزار روپے کی مشینری purchase کی ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز(ج) کے مطابق جو اشیاء خریدی گئی ہیں ان کا ٹینڈر دیا گیا تھا تو ان اخبارات کے نام اور تاریخ بتائی جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کے پاس اخباروں کی تفصیل موجود ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ تمام اخبارات ہیں جن میں مختلف اوقات میں یہ ٹینڈر لگائے جاتے ہیں۔ ان میں "ایکسپریس"، "جنگ"، "نوائے وقت" اور "The Nation" اخبارات شامل ہیں، مختلف تاریخوں پر یہ اشتہار دیئے جاتے ہیں اور پیپرا رولز کے مطابق یہ ٹینڈر دیئے جاتے ہیں۔ بغیر ٹینڈر کے کوئی بھی چیز کسی کو پرچیز کرنے کے لئے اور کسی construction کے لئے نہیں دی جاتی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ
ختم کرکے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب قائم مقام سپیکر: میں معزز ممبران حزب اختلاف کو ایوان میں واپسی پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! اس میں میرا جز(د) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! اب آپ اس پر آخری ضمنی سوال کریں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال ہی کروں گی۔ جز(د) میں بتایا گیا ہے کہ مشینری خریدی گئی ہے اور ان کی حالت یعنی condition اچھی ہے لیکن میرے علم کے مطابق اس میں اکثر مشینری خراب ہے اور اس کو ٹھیک بھی نہیں کروایا جا رہا تو وہ کب تک ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحبان! بہت شکریہ۔ میاں صاحب! آپ کا بھی بہت شکریہ۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میں اپوزیشن لیڈر صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ وہ ایوان میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ منسٹر صاحب! جز(د) کے بارے میں انہوں نے پوچھا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ضلع راولپنڈی میں گزشتہ پانچ سال کے دوران ٹیوٹا (TEVTA) کے کن کن ووکیشنل ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس میں کس قسم کے گریڈ کی اسامیوں کی بھرتی کی گئی ہے۔ یہ ان کا سوال ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ جو مشینری خراب ہے اس کو کب تک ٹھیک کروایا جائے گا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس میں ہماری تفصیل ہے جو پچھلے عرصے کے دوران ہم نے افسران اور کلیریکل سٹاف بھرتی کیا ہے۔ اگر یہ چاہیں تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ منسٹر صاحب! وہ کہتی ہیں کہ مشینری جو خراب ہے وہ کب تک ٹھیک کروائی جائے گی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہمارے پاس اس وقت جتنے ادارے چل رہے ہیں وہاں پر ہماری کسی قسم کی کوئی مشینری خراب نہیں ہے اور وہ بالکل صحیح ہے۔ جہاں جہاں مشینری خراب ہوتی ہے ہم اس کی repairing کرواتے رہتے ہیں تاکہ students کا ٹائم ضائع نہ ہو لہذا ہمارے جتنے ادارے راولپنڈی میں ہیں تمام کے تمام اداروں میں کوئی missing facilities ہیں اور نہ ہی ہمارے اداروں کی مشینری خراب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1486 ہے، جواب پڑھا تصور ہوا کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: خالی اسامیوں و بھرتیوں کی تفصیلات

*1486: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران TEVTA کے کن کن ووکیشنل / ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس میں کس کس گریڈ کی اسامیوں کی بھرتی کی گئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان بھرتیوں کی میرٹ لسٹ بنانے والی کمیٹی کے ارکان کے نام و عہدہ، گریڈ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) ان بھرتیوں کے باوجود ان اداروں میں کون کون سی اسامیاں اب بھی خالی ہیں، حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ادارہ وار سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) انسٹیٹیوٹ، عہدہ وار کمیٹی کے ارکان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادارہ وار خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں انہوں نے بتایا ہے کہ اسامیاں خالی ہیں۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ اسامیاں کب تک پُر ہوں گی اور ان کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ کا کب تک اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس وقت ہمارے تمام اداروں میں جو اسامیاں خالی ہیں ان کے لئے ہم نے سمری چیف منسٹر صاحب کو بھجوا دی ہے کیونکہ ban تھا اس لئے ہم نے ban کے relaxation کے لئے سمری بھجوائی ہے۔ ہمارے تمام ٹیوٹا (TEVTA) ادارے جن میں ووکیشنل اور ٹیکنیکل ٹریننگ کالجوں میں 985 کے قریب اسامیاں خالی ہیں اور ہم نے ان کے لئے سمری بھیجی ہوئی ہے۔ ہم نے اس کی پالیسی اور اس کے سارے رولز مرتب کر لئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جونہی چیف منسٹر صاحب کی طرف سے منظوری آتی ہے اسے advertise کیا جائے گا اور میرٹ پر بھرتی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1681 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چیئرمین اور سیکرٹری ٹیوٹا(TEVTA) کی تعیناتی کے لئے قواعد وضوابط و دیگر تفصیلات

*1681: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چیئرمین اور سیکرٹری ٹیوٹا(TEVTA) کی اسامیوں پر تعیناتی کے لئے قواعد وضوابط بیان فرمائیں؟

(ب) ان اسامیوں پر اس وقت تعینات آفیسرز کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل بتائیں؟

(ج) ان آفیسرز کو 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی؟

(د) ان ملازمین کے زیر تصرف سرکاری گاڑیوں کے نمبرز، ماڈل اور قیمت خرید نیز ان کے دو سالوں کے اخراجات بابت پٹرول / ڈیزل اور مرمت کے بتائیں؟

(ہ) ان میں کس کس آفیسرز کے خلاف کس کس تھانہ میں کس کس بناء پر ایف آئی آر درج ہیں اور محکمہ نے ان ایف آئی آر پر قواعد وضوابط کے مطابق کوئی ایکشن لیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف)

(i) TEVTA Act 2010 کی شق نمبر 6 کے تحت حکومت پنجاب چیئرمین ٹیوٹا(TEVTA) کا تقرر پانچ سال کے لئے خود وضع کردہ شرائط کے مطابق کرتی ہے۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ii) TEVTA Act 2010 کی شق نمبر 7 کے مطابق سیکرٹری کی جگہ چیف آپریٹنگ آفیسر کی پوسٹ ہے جس کی تقرری حکومت پنجاب تین سال کے لئے شرائط خود وضع کرتی ہے۔ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے

(ب)

(i) جناب عرفان علی، سیکرٹری انڈسٹریز، گورنمنٹ آف دی پنجاب اس وقت چیئرمین ٹیوٹا(TEVTA) (ایڈیشنل چارج) کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ii) جناب جواد احمد قریشی BS-19 (ایس جی گروپ) گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے ڈیپوٹیشن پر چیف آپریٹنگ آفیسر تعینات ہیں۔

(ج)

(i) چیئرمین ٹیوٹا(TEVTA) کو دوران پوسٹنگ برائے سال 12-2011 اور 13-2012 تنخواہ اور ٹی اے/ڈی اے کی مد میں جو رقم ادا کی گئی اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ii) چیف آپریٹنگ آفیسر کو دوران پوسٹنگ برائے سال 12-2011 اور 13-2012 تنخواہ اور ٹی اے/ڈی اے کی مد میں جو رقم ادا کی گئی اس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مکمل تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مذکورہ آفیسرز میں سے کسی کے خلاف کسی بھی تھانے میں کوئی ایف آئی آر درج نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں تقرری کا معیار پوچھا تھا اور اس کی شرائط پوچھی تھیں تو انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ حکومت پنجاب اس کی تقرری کے لئے خود وضع کردہ شرائط کے مطابق تقرر کرتی ہے تو کیا میں یہ پوچھ سکتی ہوں کہ یہ ٹیکنیکل پوسٹ ہے اس کے لئے کوئی criteria، کوئی تجربہ اور کوئی ایجوکیشن وغیرہ کیوں نہیں وضع کیا گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف! فرمائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! انہوں نے صرف اسامی کی تعیناتی کے لئے قواعد وضوابط کے بارے میں پوچھا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حکومت پنجاب TEVTA کے چیئرمین کی تعیناتی پانچ سال کے لئے کرتی ہے لیکن اس کا باقاعدہ ایک procedure ہے۔ ہم اس کو باقاعدہ اخبارات میں advertise کرتے ہیں اس کے لئے ہماری ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے اس کمیٹی کے چیئرمین پی اینڈ ڈی سیکرٹری ہیں اس میں فنانس سیکرٹری بھی ہیں اور دیگر سیکرٹری صاحبان بھی ہیں لہذا جو higher qualified لوگ ہیں وہ وہاں apply کرتے ہیں، وہاں ان کا انٹرویو لیا جاتا ہے پھر شارٹ لسٹ ہوتی ہے جو آدمی اس میں qualified ہوتا ہے وہ سامنے آتا ہے اس کے caliber کے مطابق جس کو ہم چیئرمین لگانا چاہیں تو اس کی تعیناتی کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا میں یہ سوال کرسکتی ہوں کہ اس وقت چیئرمین ٹیوٹا موجود نہیں ہیں بلکہ اس کا اضافی چارج سیکرٹری انڈسٹری کے پاس ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ کب سے اضافی

چارج ان کے پاس ہے، وہ اس سلسلے میں کیا مراعات لے رہے ہیں اور کیا دونوں عہدوں کی مراعات ان کے پاس ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف! بتائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت TEVTA کا چیئرمین نہیں ہے۔ بورڈ موجود ہے جس کے انٹرویو تقریباً ہو چکے ہیں اور مجھے امید ہے کہ بہت جلد اس کی تعیناتی کر دی جائے گی۔ انشاءاللہ تعالیٰ وہ qualified person ہوگا، educated ہوگا، ٹیکنیکل ہوگا اور پروفیشنل آدمی ہوگا جس کو ہم تعینات کریں گے کیونکہ یہ ادارے ایسے ہیں جن کی سیٹ خالی نہیں رکھی جاتی تو لہذا اس سے پہلے سیکرٹری عرفان علی صاحب تھے جس کو ہم نے ایڈیشنل چارج دیا تھا کیونکہ ٹیوٹا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا حصہ ہے اور وہ اس کی supervision کرتے تھے۔ اب وہ چلے گئے ہیں ان کی جگہ علی سرفراز صاحب ہمارے سیکرٹری ہیں اور ان کے پاس اس کا چارج ہے تو اس وقت TEVTA کی پوری supervision وہ کر رہے ہیں لہذا میں عرض کروں گا کہ یہ معاملات اسی طرح چلتے رہتے ہیں، افسران تبدیل ہوتے رہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ایک professional آدمی اس بورڈ کا چیئرمین ہو جو ٹیوٹا کو چلانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔ اس سلسلے میں جب انٹرویو ہوتے ہیں تو پھر اس میں ٹائم بھی لگ جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس وقت ایڈیشنل چارج سیکرٹری انڈسٹریز علی سرفراز صاحب کے پاس ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کتنے عرصہ سے یہ پوسٹ خالی ہے اور اس اضافی چارج کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! تقریباً سات آٹھ ماہ کے قریب ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف بتا سکتے ہیں کہ کون سی تاریخ سے یہ پوسٹ خالی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! مجھے حلف اٹھائے ہوئے گیارہ ماہ ہو گئے ہیں، میں آپ کو یہی بتا سکتا ہوں کہ تقریباً سات آٹھ ماہ ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے آخر کیا وجہ ہے کہ اتنی اہم پوسٹ ابھی تک خالی پڑی ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ جلد ہی اس پر تعیناتی ہو جائے گی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! مجھے تو اتنا پتا ہے کہ ابھی سات آٹھ ماہ ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اسی طرح ایک دوسری اہم پوسٹ جو کہ چیف آپریٹنگ آفیسر کی ہے جس کے بارے میں سوال کیا گیا تھا وہ آفیسر بھی deputation پر تعینات ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا ٹیوٹا میں کوئی اتنی قابلیت کا شخص موجود نہیں تھا کہ باہر سے آدمی لایا گیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جتنے بھی ہمارے سرکاری افسران ہیں. They are all educated persons اور ان لوگوں کو ہم deputation پر ایسے ہی نہیں لے کر آ جاتے کہ ہم نے کسی کو oblige کرنا ہوتا ہے بلکہ ہم نے یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ یہ کتنی important seat ہے اور ہم اس پر کس کو لگائیں؟ گورنمنٹ اپنے اداروں کو چلانے کے لئے، اپنے معاملات کو ٹھیک کرنے کے لئے اچھے افسران کو deputation پر لاتی ہے۔ ٹیوٹا (TEVTA) کا ادارہ کلیدی حیثیت رکھتا ہے اسی لئے ہم نے جواد قریشی صاحب کو وہاں پر تعینات کر رکھا ہے۔ یہ ایک انتہائی پڑھے لکھے شخص ہیں جن کا تعلق سیکرٹریٹ گروپ سے ہے، اس کے علاوہ انہوں نے ایم بی اے بھی کیا ہوا ہے اسی لئے ہم ان کو یہاں deputation پر لے کر آئے ہیں اس وقت وہ بطور چیف آپریٹنگ آفیسر کام کر رہے ہیں۔ ان کو تین سال کے لئے تعینات کیا گیا ہے اور وہ وہاں پر بہت اچھا کام کر رہے ہیں، ہم نے ایک اچھے آفیسر کو وہاں پر تعینات کیا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر محمد افضل صاحب کا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 1942 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے ڈاکٹر محمد افضل کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کی انڈسٹریل اسٹیٹس میں انڈسٹری قائم کرنے کے لئے دی جانے والی ترغیبات کی تفصیلات

*1942: ڈاکٹر محمد افضل: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب کی انڈسٹریل اسٹیٹس میں صنعت قائم کرنے کے لئے حکومت پنجاب کی جانب سے کیا ترغیبات دی جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومتی ترغیبات نہایت ناکافی ہونے کی بناء پر انڈسٹریل اسٹیٹس میں افزائش صنعت بہت پیچھے ہے خصوصاً ویلیو ایڈیشن کی حامل صنعتوں کی تعداد افسوسناک حد تک کم ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی صنعتکاروں کو انڈسٹری لگانے کے لئے دوستانہ ماحول فراہم کرتی ہے۔اس ضمن میں ون ونڈو آپریشن کی سہولت فراہم کی جاتی ہے جس کے تحت بجلی، پانی اور گیس کی سہولتیں ایک ہی جگہ فراہم کی جاتی ہیں۔صنعتکاروں کو انڈسٹری لگانے کی ترغیب کے لئے کسٹمر سروسز ڈیپارٹمنٹ قائم کیا گیا ہے جو ان کی راہنمائی کرتا ہے۔ صنعتکاروں کو ترغیب دلانے کے لئے انویسٹمنٹ گائیڈ، نیوز لیٹرز اور بروشرز تقسیم کئے جاتے ہیں۔مزید برآں اخبارات، سیمینارز اور نمائشوں کے ذریعے بھی نئی صنعتیں لگانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ باوجود معاشی جمود، مندرجہ بالا اقدامات کی وجہ سے صوبہ میں صنعتوں کا قیام تیزی سے عمل میں آیا ہے۔

(ب) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی صنعتکاروں کو ویلیو ایڈ انڈسٹری کی بڑھوتری کے لئے مخصوص اضلاع میں انڈسٹریل اسٹیٹس کا قیام عمل میں لارہی ہے۔ مثال کے طور پر بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ، ضلع سرگودھا اور ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ اور وہاڑی انڈسٹریل اسٹیٹ۔ان اسٹیٹس میں ویلیو ایڈیشن انڈسٹریز لگ رہی ہیں۔

مزید برآں اخبارات، سیمینارز اور نمائشوں کے ذریعے بھی نئی صنعتیں لگانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ باوجود معاشی جمود، مندرجہ بالا اقدامات کی وجہ سے صوبہ میں صنعتوں کا قیام تیزی سے عمل میں آیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ صنعتکاروں کو ترغیب دلانے کے لئے انویسٹمنٹ گائیڈ، نیوز لیٹرز اور بروشرز تقسیم کئے جاتے ہیں، نیوز لیٹرز اور بروشرز تو بن گئے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا انہوں نے اس

سلسلے میں کسی بنک کے ساتھ بھی رابطہ کیا ہے؟ ترغیبات میں نئی انڈسٹری کے لئے پیسا ہی سب سے زیادہ important ہوتا ہے اس لئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بنکوں کے ساتھ یا دوسرے financial institutions کے ساتھ انہوں نے کوئی match-making کا incentive رکھا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! صوبہ میں انڈسٹریل اسٹیٹ اور صنعتیں قائم کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی صنعتکاروں کو انڈسٹری لگانے کے لئے دوستانہ ماحول فراہم کرتی ہے۔ اس ضمن میں ون ونڈو آپریشن کی سہولت فراہم کی جاتی ہے جس کے تحت بجلی پانی اور گیس کی سہولتیں ایک ہی جگہ پر فراہم کی جاتی ہیں۔ صنعتکاروں کو انڈسٹری لگانے کی ترغیب کے لئے کسٹمر سروس ڈیپارٹمنٹ قائم کیا گیا ہے جو ان کی راہنمائی کرتا ہے، صنعتکاروں کو ترغیب دلانے کے لئے انویسٹمنٹ گائیڈ، نیوز لیٹرز اور بروشرز تقسیم کئے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ اخبارات، سیمینار۔۔۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! انہوں نے تو دوبارہ جواب پڑھ دیا ہے حالانکہ میں نے تو کہا تھا کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے، یہ لکھا ہوا جواب تو میں نے بھی پڑھ لیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ کیا کسی بنک کے ساتھ کوئی معاہدہ کیا ہوا ہے، کیا محکمہ ترغیبات کے اندر بنکوں کی facilitation دیتا ہے یا نہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس سلسلے میں ہمارا بورڈ آف مینجمنٹ ہے، اس کے علاوہ دوسرے ڈیپارٹمنٹ ہیں جن کی بنیاد پر ہم مل بیٹھ کر سارے معاملات طے کرتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب والا! میں سوال دوبارہ پڑھ دیتا ہوں کہ صوبہ پنجاب کی انڈسٹریل اسٹیٹس میں صنعت قائم کرنے کے لئے حکومت پنجاب کی جانب سے کیا ترغیبات دی جاتی ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں نے سوال کا جو جواب دیا ہے اس میں وہ ساری ترغیبات شامل ہیں جو ہم انڈسٹری لگانے کے لئے انڈسٹری کو بڑھانے کے لئے فراہم کرتے ہیں۔ میں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس سلسلے میں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ اس معاملے میں آپ کسی بنک کو involve کرتے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): پہلی بات تو یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس نے انڈسٹری لگانی ہے اس کی اپنی goodwill ہوتی ہے اس کی اپنی repute ہوتی ہے۔ اگر اس کے پاس فنانس ہے تو بنک والے بھی اس کی financing کریں گے اگر کوئی شخص اس caliber کا ہی نہیں ہے کہ وہ انڈسٹری لگا سکے، کسی کے پاس اگر اپنا فنانس ہی موجود نہیں ہے اور وہ صرف بنکوں کا سہارا لینا چاہتے ہیں تو ہم اس کو بھی بنک والوں کے ساتھ بٹھا کر بات کروا دیتے ہیں، ہم ان کو بٹھا تو سکتے ہیں لیکن ان کو مجبور نہیں کر سکتے۔ وہ کمرشل ادارے ہیں، بنک کاروباری ادارے ہیں، پرائیویٹ ادارے ہیں وہ ہر اس شخص اور ادارے کو loan دینے کے لئے تیار ہیں جو واقعی انڈسٹری لگانا چاہتا ہے، جو انڈسٹری لگانے میں serious ہے۔ ہم تو چیمبرز میں بھی جاتے ہیں وہاں پر بنکرز بھی آتے ہیں، وہاں ہم ان کے ساتھ میٹنگیں بھی کرتے ہیں All the Chambers of the Punjab, all the Chambers of Pakistan. ہم ہر ایک کے پاس جاتے ہیں، ان کے ساتھ میٹنگیں کرتے ہیں کہ آپ کون سی انڈسٹری لگانا چاہتے ہیں، آپ کس جگہ پر investment کرنا چاہتے ہیں؟ ہم تو ان کے ساتھ پورا تعاون کرتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پھر پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کا کیا role ہے، وہ پھر کیا کرتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): ماشاءاللہ یہ ایک بہت اچھا سوال ہے اور میں اس کا جواب بھی دینا چاہوں گا کہ پنجاب سمال انڈسٹریز اس وقت بہت ساری جگہوں پر develop ہو چکی ہیں اور اس وقت بہت ساری انڈسٹریز چل رہی ہیں، اگر کسی جگہ پر ہماری سمال انڈسٹری کا کوئی problem ہے، جیسا کہ فیصل آباد ہے، فیصل آباد سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے جو لوگ ہیں ہم وہاں ان کے پاس گئے ہیں بلکہ ہماری پوری ٹیم وہاں پر گئی ہے، ہم نے ان کے مسائل دیکھے ہیں، ان کی تکالیف بھی دیکھی ہیں، ان کا سیوریج سسٹم دیکھا ہے، ہم نے ان کے روڈز دیکھے ہیں، ان کا جو انرجی کا problem ہے وہ بھی ہم نے دیکھا ہے جس کے لئے ہم نے 225 ملین روپے اس کی ڈویلپمنٹ کے لئے رکھے ہیں۔ سمال انڈسٹریز اپنا کام کر رہی ہے یہ ایک علیحدہ شعبہ ہے---

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں interruption کی معذرت چاہتا ہوں یا تو وزیر صاحب یہ admit کر لیں کہ ان کے محکمہ کا کسی بنک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے جس نے اپنی

reputation پر جا کر میٹر لگوانا ہے وہ جا کر بنک سے loan بھی لے لے گا۔ اس سوال کا جو جواب دیا گیا ہے اس کی کوئی sense میری سمجھ میں تو نہیں آ رہی۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ تو بتا رہے ہیں کہ وہ بنکوں کے ساتھ direct dealing نہیں کرتے جس کے پاس فنانس ہے وہ بنک سے رابطہ کر لیتا ہے اور اپنی انڈسٹری لگا سکتا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سال انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ بنا ہوا ہی اسی لئے ہے، میں نے اسی لئے تو سوال کیا تھا، انہوں نے کہا ہم loan دیتے ہیں اور نہ ہی facilitate کرتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ سوال کرتا ہوں کہ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ ایک ادارہ ہے جو کہ گورنمنٹ کا ادارہ ہے جس کا کام ان دوستوں کو promote کرنا ہے جو انڈسٹری لگانا چاہتے ہیں۔ آپ خود سوچیں آپ ہمیں یعنی انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کو کہہ رہے ہیں کہ آپ بنکوں میں جائیں، ہمارا بنکوں کے ساتھ کیا تعلق واسطہ ہے؟ ہم تو ان کو وسائل مہیا کر سکتے ہیں کہ آپ نے کس قسم کی انڈسٹری لگانی ہے اس کو ہم ٹیکنیکل سپورٹ دے سکتے ہیں، اگر آپ کے پاس پیسا ہے تو بنک والا تو آپ کے پیچھے پیچھے پھرے گا۔ میں خود بزنس مین ہوں، مجھے پتا ہے کہ بنکرز کس کے پاس جاتا ہے، بنکرز تو صرف اس کے پاس جاتا ہے جہاں وہ سرنج لگائے اور خون نکل آئے۔ ان کے پاس بنک نہیں جاتا جو صرف بنکوں پر گزارہ کرنا چاہتے ہیں۔ میرے بھائی شاید اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ کام ہو نہ ہو ہمیں loan ضرور مل جائے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال کے جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جس کے تحت بجلی، پانی اور گیس کی سہولتیں ایک ہی جگہ فراہم کی جاتی ہیں اگر ان کا انڈسٹری سے تعلق نہیں ہے اس کو بھی پھر بند کر دیں۔ بات تو facilitation کی ہے، میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ جواب صرف وہ ہونا چاہئے جو credible ہو، گیس پانی بجلی سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ finances سے بھی تعلق نہیں ہے تو پھر اس ون ونڈو آپریشن کا کیا کام ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): آپ کیا چاہتے ہیں جو میں آپ کے لئے پیش کر سکوں جو آپ کے لئے fit ہو؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں ایک اور ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! آخری ضمنی سوال ہو گا۔

سردار وقاص حسن موکل: جی، انہوں نے جز(ب) میں لکھا ہے کہ value addition industries لگ رہی ہیں۔ کیا وزیر صاحب elaborate کرنا چاہیں گے کہ normal industry اور value addition industry میں کیا فرق ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! Value Addition Industry وہ انڈسٹری ہے جس میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ پاکستان کی معاشی صورتحال کو بہتر کرنے میں کیا کردار ادا کرتی ہے جس میں ہماری ٹیکسٹائل انڈسٹری شامل ہے، گارمنٹس انڈسٹری شامل ہے، وزیر آباد اور سیالکوٹ میں جو انڈسٹریز کام کر رہی ہیں وہ ایکسپورٹ کے سلسلے میں کس حد تک جاتی ہیں۔ یہ وہ انڈسٹریز ہیں جن کے لئے ہم محنت کرتے ہیں، ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور ان کو آگے بڑھانے کے لئے پوری support بھی کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا سوال سردار محمد آصف نکئی صاحب کا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1944 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے سردار محمد آصف نکئی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں انڈسٹریل اسٹیٹس کی تفصیلات

*1944: سردار محمد آصف نکئی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کون سے ایسے اضلاع ہیں جہاں انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کی گئی ہیں؟

(ب) جن اضلاع میں انڈسٹریل اسٹیٹس قائم نہ ہیں کیا حکومت وہاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی مندرجہ ذیل صوبہ پنجاب کے اضلاع میں انڈسٹریل اسٹیٹس بنا چکی ہے / بنا رہی ہے۔

(الف) لاہور (ب) ملتان

(ج) رحیم یار خان (د) سرگودھا
(ر) وہاڑی (س) شیخوپورہ

(ب) وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے مطابق پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی نے صوبہ پنجاب کے ہر ضلع میں انڈسٹریل اسٹیٹس بنانے کا منصوبہ بنایا ہوا ہے تاکہ مقامی صنعتکار اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ پنجاب میں کون سے ایسے اضلاع ہیں جہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کی گئی ہیں تو انہوں نے چھ اضلاع کا ذکر کیا ہے۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ ان اضلاع میں کام کی رفتار کیا ہے، یہ انڈسٹریل اسٹیٹس کب سے شروع کی گئیں، کیا زمین لے لی گئی ہے، کیا وہاں پر development work شروع ہو گیا ہے اور اس وقت لاہور، ملتان، رحیم یار خان، سرگودھا، وہاڑی اور شیخوپورہ میں جو کام ہو رہا ہے ان کی فرداً فرداً تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے کہ اس وقت کام کی کیا نوعیت ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ چیمہ صاحب نے بہت اچھا سوال کیا ہے میں انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ ان کو satisfy کیا جائے اور ان کو یہ بتایا جائے کہ اس وقت حکومت پنجاب اپنے تاجروں اور اپنی بزنس کمیونٹی کے لئے کہاں کہاں کیا کچھ کر رہی ہے۔ میں سب سے پہلے لاہور کی سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ اس وقت وہاں تمام فیکٹریاں لگ چکی ہیں اور کام ہو رہا ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی ان کے لئے جو سہولتیں مہیا کر سکتی ہے وہ کر رہی ہے۔ اگر کسی جگہ روڈز، سیوریج یا پانی کا مسئلہ ہو تو اسے بھی حل کیا جاتا ہے۔ میں اپنے دوست کو یہ بھی بتاتا جاؤں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی کاوش سے ان کی محنت سے اور وہ جو وژن رکھتے ہیں جو سوچ رکھتے ہیں اس کے مطابق ہم انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں وہاں بجلی کی 100 میگاواٹ کی breaking ceremony کر رہے ہیں یہ صرف سندر اسٹیٹ لاہور کے لئے ہے۔

جناب سپیکر! اب میں ملتان کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ میں ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی ہیں۔ جیسے آپ نے کہا ہے ہم یہ رقبے acquire نہیں کر رہے بلکہ یہ وہ انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں جو ہم نے مکمل کر دی ہیں جن کا تمام انفراسٹرکچر مکمل ہو چکا ہے۔ ہم کسی

جگہ بھی لاہور میں اور نہ ہی ملتان میں کوئی رقبہ acquire کر رہے ہیں بلکہ اس وقت ہمارے پاس جو اسٹیٹس موجود ہیں ان کی ڈویلپمنٹ کے لئے اور اپنے تاجروں کو سہولتیں مہیا کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اس کے بعد رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ ہے، یہ میرے ضلع سے ہے ہم نے اس کا تقریباً سو فیصد انفراسٹرکچر مکمل کر لیا ہے۔ وہاں اس وقت ہمارے 60 فیصد پلاٹ فروخت ہو چکے ہیں ہم وہاں رقبہ acquire نہیں کر رہے بلکہ انفراسٹرکچر مکمل کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے اسے 2014-15 میں مکمل کرنا ہے اور وہاں ان کے لئے انرجی کے sources بھی قائم کرنے ہیں۔ اس کے بعد میں سرگودھا کے حوالے سے عرض کروں گا کہ وہاں انڈسٹری اسٹیٹ نہیں ہے بلکہ سمال انڈسٹری اسٹیٹ ہے۔ سوال یہ تھا کہ جہاں انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کی گئی ہیں، سمال انڈسٹری کارپوریشن اور سمال انڈسٹری اسٹیٹ میں بڑا فرق ہے۔ یہ ہمارے دو علیحدہ علیحدہ شعبے ہیں۔ سمال انڈسٹری چھوٹے level پر کام کرتی ہے جو ایک دو یا چار کنال کے پلاٹ دیتے ہیں باقی اسٹیٹس میں ایک دو چار اور پانچ ایکڑ پر بڑی اسٹیٹس لگائی جاتی ہیں۔ اسی طرح وہاڑی میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے رقبہ acquire کر لیا ہے، انفراسٹرکچر کے لئے ٹینڈر ہو گئے ہیں اور وہاں پر تقریباً 30 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ ہم نے اسے 2015 تک مکمل کرنا ہے۔ اسی طرح شیخوپورہ انڈسٹریل اسٹیٹ ہے میں اس کے لئے اپنے دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ شیخوپورہ انڈسٹریل اسٹیٹ کیا ہے؟ اس میں ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا وژن کیا ہے اور سوچ کیا ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال کا جواب ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! مختصر جواب دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! آپ نے سوال کیا ہے اس بارے میں ہم جو کام کر رہے ہیں وہ آپ کو سننا پڑے گا۔ اگر آپ جواب سے مطمئن نہ ہوئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! چیمہ صاحب نے تفصیل مانگی تھی لیکن آپ مختصر کریں۔ پلیز! خاموشی اختیار کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم شیخوپورہ میں 1600 ایکڑ پر Quaid-e-Azam Apparel Park بنا رہے ہیں اس کے لئے رقبہ acquire کر لیا ہے، اس کی چار دیواری شروع ہو گئی ہے۔ وہاں ہم چائنا کی کمپنی Ruyi Group کے ساتھ مل کر دو بلین

ڈالر کی investment کر رہے ہیں، وہاں گارمنٹس پارک بن رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے جنوبی ایشیاء میں پاکستان واحد ملک ہے جسے GST plus ملا ہے۔ ہم وہاں پر گارمنٹس سیکٹر بنائیں گے اور انرجی کے لئے 235 میگاواٹ کا پراجیکٹ لگا رہے ہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: یہ ضمنی سوالوں کے جوابات ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب نے تفصیل پوچھی تھی اس لئے انہوں نے تفصیل سے جواب دیا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): انشاء اللہ ہم وہاں پر بہت جلد افتتاح کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! بڑا detail میں جواب آگیا ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! ابھی بھی ضمنی سوال بچتا ہے؟ یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میری بات سنیں، میں نے ابھی ایک سوال کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آدھ گھنٹے کا ایک ہی سوال تھا؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آدھ گھنٹہ انہوں نے لگا دیا ہے۔ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ لاہور میں سندر اسٹیٹ پر کام ہو چکا ہے جبکہ میرے علم کے مطابق سندر اسٹیٹ چودھری پرویز الٰہی صاحب کے دور میں بنی تھی اور مکمل ہوئی تھی اس وقت اس کے سارے پلاٹ بک چکے تھے۔ مجھے باقی اضلاع کا نہیں پتا لیکن انہوں نے جو سرگودھا کے حوالے سے بتایا ہے کہ وہاں سمال انڈسٹری اسٹیٹ ہے۔ میں وزیر صاحب کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں ان کا جواب ہے کہ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ اینڈ ڈویلپمنٹ مینجمنٹ کمپنی کے تحت صوبے میں جو کام ہیں ان میں انہوں نے خود سرگودھا کا ذکر کیا ہے۔ یہ اس سے پہلے سوال کے جز (ب) میں خود کہتے ہیں کہ مثال کے طور پر بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ ضلع سرگودھا اور ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ اور وہاڑی انڈسٹریل اسٹیٹ in addition to value کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے سرگودھا میں ابھی جگہ لی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! اب سوال کیا ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی تقریر کے بعد سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ سرگودھا میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں بن رہی۔ حالانکہ انہوں نے بھلوال ضلع سرگودھا میں زمین لی ہے لیکن زمین لینے کے بعد ابھی تک وہاں ایک پائی کا کام بھی نہیں ہوا۔ وزیر صاحب کو تو علم ہی نہیں ہے کہ سرگودھا میں انڈسٹریل اسٹیٹ بن رہی ہے وہ تو کہہ رہے ہیں کہ سمال انڈسٹری اسٹیٹ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بن رہی ہے تو انہوں نے نام دیا ہے۔ چیمہ صاحب! جواب سن لیں۔ جی، منسٹر صاحب! جواب دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ابھی تو میں ان کے سوالوں کا آگے جواب دے رہا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ابھی ان کے سوال کا جواب مکمل نہیں ہوا۔ ذرا تحمل سے سوال سن لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): سوال ہی اتنا لمبا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ جواب بھی اتنا ہی لمبا دیجئے گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: اگر آپ نے تقریر کرنی ہے تو آئیں ہم جلسہ جلسہ کھیلتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ چیمہ صاحب! آپ مجھ سے بات کریں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ طریقہ ہے۔ اگر منسٹر صاحب جلسہ جلسہ کھیل سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کھیل سکتے؟ ان کی جو پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ مینجمنٹ کمپنی ہے اس کمپنی کے تحت تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں ایک انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی جا رہی ہے۔ انہوں نے اس کے لئے زمین لے لی ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس زمین پر ڈویلپمنٹ کا کام شروع ہو گیا ہے؟ پہلے میرا سوال یہی تھا کہ وہ زمین کب خریدی گئی اور کام کب شروع ہوا؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! سرگودھا میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے زمین کب خریدی گئی اور اس پر کب تک کام مکمل ہو گا؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا اس پر عرصہ تین سال سے کام ہو رہا ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! مختصر جواب دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جی، بہتر ہے میں مختصر جواب عرض کرتا ہوں۔ میں نے سرگودھا کا جواب دیا تھا اور ابھی بھلوال پہنچ ہی رہا تھا کہ انہوں نے میرا راستے میں ٹریکٹر پنکچر کر دیا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا بھلوال ضلع سرگودھا میں نہیں ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جواب میں یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے۔ ہم تو چونیاں، گجرات، راولپنڈی، میانوالی اور جھنگ میں بھی انڈسٹریل اسٹیٹ بنا رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: بھلوال ضلع سرگودھا میں ہے چوہڑکانہ میں نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! آپ منسٹر صاحب کی بات تو سُنیں۔ وہ ابھی بھلوال کے بارے میں جواب دے رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جواب میں جو چھ شہروں کے نام دیئے گئے ہیں میں ان کے بارے میں بات کر رہا ہوں اگر منسٹر صاحب کو جلسہ جلسہ کھیلنے کا بڑا شوق ہے تو پھر ایسا کر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چیمہ صاحب! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ آپ منسٹر صاحب کی بات تو سُنیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اگر ہماری حکومت اچھے کام کر رہی ہے تو یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ان کے بارے میں بتائیں تاکہ اس مقدس ایوان اور عوام کو معلومات حاصل ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بھلوال کے بارے میں بتا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اگر شیخوپورہ میں کام ہو رہا ہے تو میں نے اس کا ذکر کر دیا ہے۔ شیخوپورہ بھی پاکستان کا شہر ہے اور وہاں بھی پاکستان کے شہریوں کی بھلائی کے لئے کام ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ بھلوال کی بات کریں اور بھلوال کے بارے میں بتا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں نے بتا دیا ہے کہ فلاں شہر میں ٹیکسٹائل انڈسٹری لگ رہی ہے اور دو ملین ڈالرز کی سرمایہ کاری آ رہی ہے تو کون سا جُرم کر لیا ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: آپ سرگودھا میں کیا لگا رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! مہربانی کر کے آپ بھلوال کے بارے میں جواب دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ میں اس وقت کام جاری ہے اور ہمارے پراجیکٹ مینجر وہاں موجود ہیں۔ پچھلے ڈیڑھ سال سے ہم نے وہاں پر رقبہ acquire کیا ہوا ہے۔ اس وقت infrastructure پر کام جاری ہے۔ چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب نے دوسرا سوال یہ پوچھا ہے کہ اس کو ہم کتنے عرصہ میں مکمل کر لیں گے؟ حکومت پنجاب کے financial status کو مدنظر رکھتے ہوئے میں ان کو time frame تو نہیں دے سکتا لیکن یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ وہاں پر کام نہیں رُکے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ وہاں پر تسلسل کے ساتھ development ہوتی رہے گی اور اس کو جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جہلم: گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر چک دولت پور لیکچرارز کی منظور شدہ خالی اسامیوں کی تفصیلات

*1299: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر چک دولت پور ضلع جہلم میں لیکچرارز کی کتنی منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ کتنی اسامیاں اس وقت خالی ہیں، حکومت ان خالی اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) مذکورہ انسٹیٹیوٹ میں کتنے لیکچرارز تین سال سے زائد عرصہ سے تعینات ہیں؟

(ج) مذکورہ ٹریننگ سنٹر میں سکیل ایک تا 16 آفیشل سٹاف کی کتنی تعداد ہے گریڈ وار اور عہدہ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) گریڈ ایک تا 16 تک کے سٹاف میں جو عرصہ تین سال سے تعینات ہیں، ان کی عہدہ اور گریڈ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی چک دولت ضلع جہلم میں

1۔ لیکچرارز / انسٹرکٹرز کی کل اسامیوں کی تعداد 46 ہے۔

2۔ لیکچرارز / انسٹرکٹرز کی خالی اسامیوں کی تعداد 29 ہے۔

3۔ اٹھارٹی خالی اسامیوں کو موجودہ مالی سال 14-2013 میں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) مذکورہ انسٹیٹیوٹ / کالج میں عرصہ تعیناتی سال سے زائد تعینات لیکچرارز / انسٹرکٹرز کی کل تعداد 15 ہے۔

(ج) مذکورہ انسٹیٹیوٹ / کالج میں سکیل 1 تا 16 موجودہ آفیشل سٹاف کی کل تعداد 48 ہے۔

گریڈ	عہدہ	تعداد
2	نائب قاصد	3
2	لائبریری اٹینڈنٹ	1
2	بوائلر اٹینڈنٹ	1

2	چوکیدار	5
2	گراونڈ مین	2
2	مالی	4
2	خاکروب	5
2	شاپ اٹینڈنٹ	8
5	اسسٹنٹ سٹور کیپر	1
5	کیسسٹیٹنز آپریٹر	1
5	الیکٹریشن	1
5	کنڈیکٹر	1
6	شاپ اسسٹنٹ	8
6	ڈرائیور	2
7	جونیئر کلرک	2
9	سینئر کلرک	1
12	سٹینو گرافر	1
14	ہیڈ کلرک	1

(د) مذکورہ انسٹیٹیوٹ / کالج میں عرصہ تعیناتی سال سے زائد تعینات گریڈ 1 تا 16 سٹاف کی کل تعداد 48 ہے۔ عہدہ اور گریڈ وار تفصیل درج ذیل ہے:

گریڈ	عہدہ	تعداد
2	نائب قاصد	3
2	لائبریری اٹینڈنٹ	1
2	بوائلر اٹینڈنٹ	1
2	چوکیدار	5
2	گراونڈ مین	2
2	مالی	4
2	خاکروب	5
2	شاپ اٹینڈنٹ	8
5	اسسٹنٹ سٹور کیپر	1
5	کیسسٹیٹنز آپریٹر	1
5	الیکٹریشن	1
5	کنڈیکٹر	1
6	شاپ اسسٹنٹ	8
6	ڈرائیور	2
7	جونیئر کلرک	2
9	سینئر کلرک	1
12	سٹینو گرافر	1
14	ہیڈ کلرک	1

پنجاب میں ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس کھولنے کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2002: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے طلباء و طالبات کے لئے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، اضلاع میں کھولنے کے لئے کیا criteria مقرر کر رکھا ہے نیز اسی طرح طلباء و طالبات کے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کے قائم کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اب یا ماضی میں ان اداروں میں مختلف trades / شعبہ جات قائم کرنے سے پہلے ان اداروں سے فارغ ہونے والے طلباء و طالبات کی کھپت کے حوالے سے کوئی سروے و سٹڈی بھی کروائی گئی اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس وقت پنجاب میں کل کتنے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی برائے طلباء و طالبات اور کتنے ووکیشنل انسٹیٹیوٹس برائے طلباء و طالبات کام کر رہے ہیں، ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے نیز ان کالجز کے مختلف شعبوں میں کتنے طلباء و طالبات پڑھ رہے ہیں؟

(د) کیا محکمہ ان skilled ورکرز کو ملک کے اندر اور ملک سے باہر کھپانے کے لئے کوئی شعبہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ٹیوٹا اداروں کو بنانے کے لئے متعلقہ علاقہ یا عوامی نمائندوں کی درخواست پر TNA کروایا جاتا ہے اور صنعتی ضروریات کو مدنظر رکھا جاتا ہے لیکن ادارہ بنانے کے لئے ٹیوٹا کی عمومی ترجیحات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (برائے طلباء و طالبات) ضلع کی سطح پر بنائے جاتے ہیں

2۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس (طلباء) اور گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس (برائے طالبات) تحصیل کی سطح پر قائم کئے جاتے ہیں۔

3۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹرز (برائے طلباء و طالبات) تحصیل اور سب تحصیل کی سطح پر قائم کئے جاتے ہیں۔

باوجود اس ترجیح کے اگر علاقہ میں مناسب فنی مہارت رکھنے والے کی ڈیمانڈ ہو اور آئندہ سالوں میں اضافہ متوقع ہو تو TNA کرنے کے بعد اس علاقہ میں ادارہ تجویز کیا جاتا ہے۔

(ب) ٹیوٹا نے ایک عدد آن لائن traceability، ویب پورٹل متعارف کروائی ہے جس کا لنک ٹیوٹا کی ویب سائٹ(www.tevta.gop.pk) پر موجود ہے۔ سال 2012 میں ٹیوٹا کے تمام ٹیکنالوجی کالجوں سے فارغ التحصیل طلباء کی کھپت کی مکمل رپورٹ ویب پورٹل پر موجود ہے جبکہ ٹیوٹا نے مندرجہ ذیل طریق کار برائے TNA وضع کیا ہے جس کی مدد سے انڈسٹری کی ضرورت کی روشنی میں شعبہ جات اور ٹریڈز و ٹیکنالوجی کی نشاندہی کی جائے گی:

1- انڈسٹریل سروے
2- ڈسٹرکٹ بورڈ آف مینجمنٹ سے میٹنگز
3- چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری سے میٹنگز
4- ٹریڈ ایسوسی ایشنز سے میٹنگز
5- دوسرے تعلیمی اداروں سے میٹنگز
6- ٹیوٹا سے فارغ التحصیل طلباء و طالبات سے میٹنگز جو انڈسٹری کام کر رہے ہیں۔

مزید برآں نیا ادارہ بنانے سے پہلے ادارہ میں ٹریڈرز یا شعبہ جات متعارف کروانے کے لئے ٹیوٹا کے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ یونٹ TNA کرتا ہے۔

(ج) اس وقت پنجاب میں اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

- 24 عدد گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی برائے طلباء ہیں جن میں طلباء کی تعداد 33460 ہے۔
- 5 گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی برائے طالبات دستیاب ہیں جن میں کل 1249 طالبات زیر تعلیم ہیں۔
- جبکہ 158 ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس برائے طلباء دستیاب ہیں جن میں کل 7416 طلباء زیر تعلیم ہیں۔
- اسی طرح 163 ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس برائے طالبات میں 10583 طالبات تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو رہی ہیں۔

ضلع وار ہر ادارہ کے شعبہ میں طلباء و طالبات کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ٹیوٹا نے تین عدد کیریئر سنٹرز آفس بمقام لاہور، فیصل آباد اور ملتان کے اضلاع میں ابتدائی حکمت عملی کی بنیاد پر قائم کئے ہیں اور مستقبل قریب میں مزید بارہ اداروں میں کیریئر کونسلنگ آفیسرز بھی تعینات کئے جا رہے ہیں۔ مزید تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بہاولپور: پارس ٹیکسٹائل مل کے بند ہونے کی تفصیلات

*2003: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور شہر سے متصل ماضی میں پارس ٹیکسٹائل مل لگائی گئی جو لمبے عرصہ تک چلتی رہی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ مل اب بند ہے-یہ کب سے بند ہے، بند ہونے کی وجوہات کیا ہیں حکومت اس کو دوبارہ چالو کرانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھا چکی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) جی ہاں، درست ہے۔ 1977 میں پبلک سیکٹر ٹیکسٹائل ملز (پیپلز ٹیکسٹائل ملز) بہاولپور کا قیام عمل میں لایا گیا۔ بعدازاں پنجاب انڈسٹریل بورڈ نے ملز ہذا کی مکمل طور پر نجکاری کر دی اور اس کا نام پارس ٹیکسٹائل ملز لیمیٹڈ رکھ دیا۔ یہ ملز 1988 تک چلتی رہی۔

(ب) یہ گزشتہ 25 سال سے بند پڑی ہے اور اس میں کسی قسم کی مشینری بھی موجود نہ ہے۔ 2004 میں ملز مالکان نے دوبارہ لاہور کے رہائشی مسمی حاجی محمد خالد کو فروخت کر دی اور اس کا نام سبحان فائبر رکھا گیا۔ موجودہ انتظامیہ ملز کو چالو کرنے میں سنجیدہ نہ ہے لہذا مستقبل قریب میں ملز ہذا کے چالو ہونے کا کوئی امکان نہ ہے۔ چونکہ یہ ملز مکمل طور پر نجی شعبہ کو منتقل کر دی گئی ہے لہذا حکومت ملز ہذا کے مالکان کو ملز چلانے کے لئے مجبور نہیں کر سکتی۔

ضلع گجرات: محکمہ صنعت کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*2220: میاں طارق محمود: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ صنعت کے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں، ان دفاتر میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جا رہے ہیں؟

(ب) ہر دفتر میں گریڈ 11 اور اوپر کی اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ہر دفتر میں کون کون سی اسامیاں کس کس گریڈ کی کب سے خالی ہیں؟

(د) ان دفاتر کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات و آمدن کی تفصیل مد وار بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں کل کتنی انڈسٹری کس کس قسم کی ہے اور محکمہ ان اداروں کو کیا کیا مالی و دیگر سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع گجرات میں ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز پنجاب کے تحت ایک ضلعی دفتر "ڈسٹرکٹ آفیسر (ای اینڈ آئی پی)" کے نام سے چل رہا ہے۔ اس دفتر میں جو فرائض سرانجام دیئے جا رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

- مدارس کی انجمن / کمیٹی کی رجسٹریشن
- سوسائٹیز/NGO کی رجسٹریشن
- کمپنیز آرڈیننس 1984 کے تحت غیر منافع بخش ایسوسی ایشن کی رجسٹریشن
- فرم رجسٹریشن
- ضلعی سطح پر صنعتی اعداد و شمار اکٹھا کرنا

(ب)

اسامی	گریڈ	تعداد
(i) اے آئی ڈی او	بی ایس 11	1
(ii) اسسٹنٹ	بی ایس 14	1
(iii) ڈی او (ای اینڈ آئی پی)	بی ایس 17	1

(ج) اے آئی ڈی او بی ایس 11 کی اسامی مورخہ 2010-04-14 سے خالی ہے۔

(د)

سال	اخراجات		آمدن	
2011-12	مد	رقم	مد	رقم
	تنخواہ آفیسرز	3,58,800	رجسٹریشن انڈر سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860	46,055
	تنخواہ سٹاف	6,26,310	=	=
	الاؤنسز	6,31,888	=	=
	متفرق اخراجات	2,11,308	رجسٹریشن انڈر پارٹنرشپ ایکٹ 1932	9,655
	ٹوٹل	18,28,306		55,710

سال	اخراجات		آمدن	
2012-13	مد	رقم	مد	رقم
	تنخواہ آفیسرز	91,200	رجسٹریشن انڈر سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ 1860	44,165
	تنخواہ سٹاف	6,26,430	=	=
	الاؤنسز	6,92,517	=	=
	متفرق اخراجات	2,31,021	رجسٹریشن انڈر پارٹنرشپ ایکٹ 1932	8,900
	ٹوٹل	16,41,168		53,065

(ہ) ضلع گجرات میں کل 703 مختلف قسم کے انڈسٹریل یونٹس ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف انڈسٹریز پنجاب لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کے تحت دلچسپی رکھنے والے کارخانہ داروں کے لئے صرف زمین خریدنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

ضلع گجرات: ٹیکنیکل اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2221: میاں طارق محمود: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل کھاریاں (ضلع گجرات) میں کہاں کہاں ٹیکنیکل تعلیم کے ادارے چل رہے ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) ہر ادارے میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد، عہدہ و گریڈ وار بتائیں نیز خالی اسامیوں کی تفصیل بھی فراہم کریں؟

(ج) ان اداروں کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات مدوار بتائیں؟

(د) ان اداروں میں کس کس کی عمارت سرکاری اور کس کی عمارت پرائیویٹ ہے؟

(ہ) ان اداروں میں کیا کیا missing facilities ہیں اور حکومت ان کو کب تک پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) تحصیل کھاریاں (ضلع گجرات) میں تین ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ ہیں جو مندرجہ ذیل جگہ پر ہیں:

1۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (میل) جی ٹی روڈ کھاریاں

2۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے (خواتین) کھاریاں

3۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے (خواتین) منگلیہ

(ب) مذکورہ اداروں میں اسامیوں کی تعداد، عہدہ و گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں کے سال 12-2011 کے اخراجات

نمبر شمار	ادارے کا نام	Salary	Non Salary	Grand Total
1	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کھاریاں	2598877	203801	2802678
2	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کھاریاں	1767212	498072	2265284
3	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ منگلیہ	1421793	266407	1688200
	ٹوٹل	5787882	968280	6756162

ان اداروں کے سال 13-2012 کے اخراجات

نمبر شمار	ادارے کا نام	Salary	Non Salary	Grand Total
1	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کھاریاں	3091727	165176	3256903
2	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کھاریاں	1887837	342226	2230063
3	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ منگلیہ	1650308	314865	1965173
	ٹوٹل	6629872	822267	7452139

(د) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (میل) کھاریاں کی عمارت سرکاری ہے جبکہ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) کھاریاں اور گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ (خواتین) منگلیہ کی عمارات پرائیویٹ ہیں۔

(ہ) ان اداروں میں missing facilities مندرجہ ذیل ہیں:

1	گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کھاریاں	جنریٹر اینڈ یو پی ایس، موٹر وائنڈنگ ورکشاپ، وائنڈنگ مشین 05 عدد، 500 فٹ بور ملنگ مشین جس کا سپلائی آرڈر پاکستان مشین ٹول فیکٹری کراچی کو دیا جا چکا ہے اور جلد ڈیلوری متوقع ہے۔
2	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کھاریاں	جنریٹر یو پی ایس، سیونگ مشین 20 عدد، گوڈا مشین 04 عدد، ڈسک مینک مشین 04 عدد، کمپیوٹر 05 عدد، آفس چیئر 05 عدد، سٹوڈنٹ چیئرز 20 عدد، الماری 05 عدد
3	گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین منگلیہ	فرنیچر، شوکیس فار ڈسپلے، کمپیوٹر 10 عدد

نوٹ: مندرجہ بالا تینوں اداروں کی missing facilities کو پورا کرنے کے لئے فنڈ کی فراہمی کی کوششیں جاری ہیں۔

فیصل آباد: پنجاب سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*2655: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں پنجاب سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کے نام سے ادارہ قائم کیا گیا تھا، یہاں پر سینکڑوں فیکٹریاں اور کارخانے چل رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ادارہ تمام بنیادی سہولیات سے محروم ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ادارہ میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر روڑہ، سیمنٹ، مٹی اور خود رو جھاڑیاں اور فیکٹریوں کے گٹر بند ہو چکے ہیں، سڑکوں پر پانی کھڑا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ادارہ میں ہزاروں مزدوروں کو پینے کا صاف پانی تک میسر نہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ادارہ میں ایک کنٹین مزدوروں کے لئے بنائی گئی تھی لیکن اب اس کا نام ونشان تک نہیں ؟

(و) حکومت مذکورہ بالا مسائل کو فوری حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے فیصل آباد میں ایک سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے نام سے ایک صنعتی بستی قائم کی ہوئی ہے جس میں تقریباً پانچ سو چھوٹے بڑے صنعتی یونٹ چل رہے ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ بجلی، سوئی گیس، سڑکیں، مسجد، سوشل سکیورٹی، ڈسپنسری، لیبر کنٹین، گرڈ سٹیشن، پٹرول پمپ اور ٹیلی فون ایکسچینج وغیرہ کی سہولیات اس صنعتی اسٹیٹ میں تسلسل سے میسر ہیں۔ مزید برآں 7۔ایکڑ، 7 کنال 14 مرلہ زمین حاصل کی ہے جس میں ایک پاور جنریشن یونٹ بوساطت پرائیویٹ سیکٹر / انرجی ڈیپارٹمنٹ قائم کرنے کا منصوبہ زیر غور ہے تا کہ صنعتی کارخانوں کو بلا تعطل بجلی میسر ہو سکے۔

(ج) یہ اسٹیٹ پنجاب انڈسٹریز کارپوریشن کی سب سے بڑی اسٹیٹ ہے۔ یہ درست ہے کہ جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر پڑے ہیں۔ سیوریج سسٹم کے 28 سالہ پرانا اور محدود استطاعت کی بناء پر یا فنی خرابی اور لوڈ شیڈنگ کے دوران ڈسپوزل پمپ سٹیشن بند ہونے کی صورت میں کبھی کبھار پانی کا سڑکوں پر آ جانے کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ کنسٹرکشن میٹریل یا انڈسٹریل ویسٹ کا ملبہ صرف چند ایک جگہوں پر موجود ہے۔ یہ ذمہ داری متعلقہ صنعتکاران کی ہے جن کو صفائی کے لئے متعدد بار نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔ بہر حال سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے اپنے طور پر ٹریکٹر ٹرالی اور کراہ کرایہ پر لے کر صفائی کا کافی کام کروایا ہے۔ 500 یونٹ والی اسٹیٹ میں 18 یونٹس کو منظور شدہ لائن آف پروڈکشن سے ہٹ کر کام کرنے کی بناء پر منسوخ کر دیا گیا ہے کیوں کہ ان سے پانی کا اخراج زیادہ ہوتا ہے۔ مزید برآں صفائی کا انتظام بہتر اور مناسب کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔

(د) محکمہ ہذا نے اسٹیٹ ہذا کے قیام کے وقت ٹیوب ویل میٹھے پانی کی سپلائی کے لئے لگوائے تھے لیکن بعد میں صنعتکاروں نے ذاتی طور پر پانی کا بندوبست کیا جانا بہتر خیال کیا اور صنعتکاروں نے اپنے طور پر پانی کی فراہمی کا بندوبست کیا ہوا ہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ محکمہ نے مزدوروں کے لئے لیبر کنٹین قائم کی ہوئی ہے جو کہ آج بھی موجود ہے اور اسٹیٹ کے مزدور اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں کچھ صنعتکاروں نے اپنی فیکٹریوں کی حدود کے اندر مزدوروں کو یہ سہولت فراہم کر رکھی ہے۔

(و) محکمہ نے مبلغ 255.00 ملین روپے کے فنڈز ADP سکیم برائے مالی سال 15-2014 میں ڈیمانڈ کئے ہیں۔ فنڈز کی دستیابی کے ساتھ ہی سیوریج سسٹم اور سڑکوں کی مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ مزید برآں اسٹیٹ ہذا کے صنعتکاران کی درخواست پر وزیراعلیٰ پنجاب کے حکم کی تعمیل میں وزیر صنعت و سیکرٹری صنعت، مینجنگ ڈائریکٹر، پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن، ایم ڈی، واسا، اور ڈی سی او فیصل آباد نے مورخہ 06-01-2014 کو سمال انڈسٹریل اسٹیٹ، فیصل آباد کا دورہ کیا تاکہ صنعتکاران کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر موقع پر سن کر ان کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔

کنزیومر پروٹیکشن کونسل کا قیام و دیگر تفصیلات

*2792: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کنزیومر پروٹیکشن کونسل کب قائم کی گئی اس کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس کونسل کے تحت کتنی عدالتیں کام کر رہی ہیں اور کیا ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صارف عدالت موجود ہے؟

(ج) ان کورٹس میں کون کون سے مقدمات کی شنوائی کی جاتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) پنجاب کنزیومر پروٹیکشن کونسل 2006 میں قائم ہوئی۔ اس ادارے کا مقصد صارفین کے حقوق اور مفادات کو تحفظ فراہم کرنا اور اس سے متعلقہ شکایات کا بذریعہ ضلعی رابطہ آفیسر (DCO)/صارف عدالت فوری ازالہ کرنا ہے۔

(ب) اس کونسل کے تحت گیارہ صارف عدالتیں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں صارف عدالت موجود نہ ہے لیکن صارف عدالت فیصل آباد، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مقدمات کو سننے اور فیصلہ صادر کرنے کی بھی مجاز ہے۔

(ج) ان عدالتوں میں غیر معیاری مصنوعات وناقص خدمات کے خلاف مقدمات کی شنوائی کی جاتی ہے جن میں:

1- اشیاء کے بنانے والوں کے لئے تاریخ تیاری واختتام اجزاء کا اوراس کی ساخت وغیرہ کا بتانا۔
2- خدمات مہیا کرنے والوں کے لئے ان کی قابلیت اور استعمال میں لائی جانے والی اشیاء کی ساخت وغیرہ کا بتانا۔
3- قیمت فروخت کا نمایاں جگہ پر درج ہونا۔
4- خریدار کو رسید کا جاری کرنا۔
5- دھوکا دہی پر مبنی کاروبار۔
6- گمراہ کن اشتہار کی ممانعت۔

صوبہ میں قائم فیکٹریوں میں بوائلر پھٹنے کے واقعات کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2961: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر صنعت تجارت وسرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں فیکٹریوں میں بوائلر پھٹنے کے واقعات روکنے کے لئے حکومت نے کیا حفاظتی اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ فیکٹریوں کا باقاعدہ معائنہ کرتا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو رواں سال میں صوبہ کی کتنی فیکٹریوں کے معائنے کئے گئے؟

وزیر صنعت، تجارت وسرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف)

1- پاکستان بوائلر اینڈ پریشر ویسل آرڈیننس 2002 کی پنجاب اسمبلی سے مورخہ 3-دسمبر 2013 کو پنجاب بوائلرز اینڈ پریشر ویسل ایکٹ کے طور پر منظوری لی گئی /adopt کیا گیا ہے اور بوائلر کی تنصیب اور انسپکشن کے وقت مندرجہ ذیل حفاظتی تدابیر کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔
2- سیکنڈ ہینڈ اور نئے بوائلرز کی امپورٹ کے وقت تھرڈ پارٹی انسپکشن سرٹیفکیٹس کا حصول۔
3- لوکل بوائلر مینوفیکچرنگ کے وقت تھرڈ پارٹی انسپکشن سے سرٹیفکیٹس کا حصول ضروری سمجھا جاتا ہے۔

4۔ انسپکشن کے وقت جہاں ضروری ہو ویلڈنگ جائنٹس کی ریڈیو گرافی اور الٹراء سانک وغیرہ کروائی جاتی ہے۔
5۔ سالانہ انسپکشن کے وقت چلتے ہوئے بوائلرز کا اچانک معائنہ بھی کیا جاتا ہے اور بوائلرز پر لگے ہوئے سیفٹی والوز کی ورکنگ کو ensure کروایا جاتا ہے۔
6۔ سالانہ انسپکشن کے وقت بوائلر کے ناقص پارٹس کی مناسب تبدیلی اور مرمت کے لئے باقاعدہ ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔
7۔ بوائلرز کے آپریشن کے لئے کوالیفائیڈ/ ٹرینڈ عملہ کی موجودگی اور تعیناتی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔
8۔ بوائلر کی ریگولر انسپکشن کے لئے دو ماہ پہلے باقاعدہ یاددہانی کے خطوط کا اجراء۔
9۔ بوائلرز کی سالانہ انسپکشن کرکے اور تسلی بخش ہونے پر اپریشنل سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔
10۔ انسپکشن کے وقت ہاؤس کیپنگ اور فائر فائٹنگ کے لئے ضروری ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔

(ب) جی ہاں! ریگولر انسپکشن کی جاتی ہے اور یکم جولائی 2013 تا 31۔جنوری 2014 تک صوبہ پنجاب میں تقریباً 1438 بوائلرز کی انسپکشن کی گئی ہے۔

سیالکوٹ: سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میں پلاٹس کی الاٹمنٹ کی تفصیلات

*3187: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ سیالکوٹ میں سمال انڈسٹریز اسٹیٹ میں 50 ایکڑ اراضی کا اضافہ کیا گیا ہے، گورنمنٹ کب تک اس اراضی کے پلاٹس کی الاٹمنٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے بورڈ کی منظور شدہ انڈسٹریل پالیسی کے مطابق بیسک سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی توسیع کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ سیلف فنانس سکیم کے تحت بنائی جائے گی جس کے لئے چار سو کنال دو مرلے زمین ایکوائر کرنے کے لئے سیکشن چار کا نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے۔

مزید برآں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ ڈسکہ کی توسیع کے لئے ڈویلپمنٹ کے کام کا تخمینہ بھی ہیڈ آفس میں مکمل کیا جا چکا ہے۔ تخمینہ کی منظوری کے بعد پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے متعلق اخبار

میں اشتہار دے دیا جائے گا۔ پلاٹ الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں وصول ہونے کے بعد بقیہ پروسیجر مکمل کیا جائے گا۔

ضلع لاہور: سال 2013 نئی لگائی گئی صنعتیں ودیگر تفصیلات

*3311: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں سال 2013 کے دوران کل کتنی صنعتیں کہاں کہاں اور کون کون سی لگائی گئیں؟

(ب) ضلع لاہور کی حدود میں کل کتنی صنعتیں ہیں نیز یہ صنعتیں کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع لاہور میں سال 2013 کے دوران 122 نئے صنعتی یونٹس فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت رجسٹرڈ ہوئے ہیں ان 122 صنعتوں کی فہرست ودیگر تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں موجود کل 3197 صنعتی یونٹس ہیں جن کی فہرست ودیگر تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب بھر میں باسمتی چاول کی برآمد کے بارے میں تفصیلات

*3501: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب میں باسمتی چاول کی سال 2013 میں کل کتنی پیداوار ہوئی اور کتنا چاول برآمد کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ہم چاول برآمد کر کے کثیر زرمبادلہ کما سکتے ہیں، کیا وزیر موصوف فیڈرل حکومت کے ذریعے بیرونی ممالک کے تاجروں سے ایسے معاہدے کرنے کے لئے کوشش کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہر سال چاول کی بمپر کراپ کے باوجود بہت قلیل مقدار میں چاول برآمد کیا جاتا ہے جبکہ دیگر ممالک ہم سے پہلے ہی بیرونی ممالک سے معاہدے کر لیتے ہیں، کیا حکومت آئندہ فصل میں اپنی برآمدگی حکمت عملی میں تیزی لانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) پنجاب میں باسمتی چاول کی سال 2013 میں کل پیداوار کے اعداد و شمار وزارت تجارت کے پاس موجود نہیں ہیں۔ سال 2013 میں 34,39,987 ٹن چاول برآمد کیا گیا۔ تفصیل درج ذیل ہے:

چاول	3439987 ٹن
باسمتی	702213 ٹن
دیگر اقسام	2737774 ٹن

(ب) حکومت نے چاول کی برآمد کی کھلی اجازت دے رکھی ہے اور اس کے مطابق Private Sector ہی برآمد کرتا ہے۔

(ج) چاول کی برآمدات بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

(i) حکومت نے STPF-2012-15* میں چاول کے معیار کو جانچنے والی لیبارٹریز کو اونچے درجے پر لانے اور ان کو بین الاقوامی ایجنسیوں سے معمور کرانے پر زور دیا ہے۔

(ii) TDAP** وزارت تجارت پاکستانی برآمد کنندگان کو دوسرے ممالک بھجواتا ہے، جو وہاں پر ہمارے سفارت خانوں کے توسط سے درآمد کنندگان سے ملتے ہیں اور آرڈر لیتے ہیں۔

(iii) پاکستانی برآمد کنندگان کو بیرون ممالک میں منعقد ہونے والے تجارتی میلوں میں بھی بھجوایا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی اشیاء کی نمائش کر سکیں۔

(iv) پاکستان میں بھی تجارتی نمائشوں / میلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے جن میں ملکی اشیاء کی نمائش کی جاتی ہے اور بیرون ممالک سے درآمد کنندگان شمولیت اختیار کرتے ہیں۔

*Strategic Trade Policy Framework, 2012-15

**Trade Development Authority of Pakistan

گوجرانوالہ: لیدر انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ معلومات

*3703: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ لیدر انسٹیٹیوٹ اور ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کی نئی عمارت کی تعمیر کب شروع کی گئی، یہ عمارت کب تک مکمل ہوگی اور اس پر کل کتنی لاگت آئے گی؟

(ب) لیدر انسٹیٹیوٹ اور ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کی نئی عمارت تعمیر کرنے کے لئے کل کتنے درخت کاٹے گئے، کیا مذکورہ درخت نیلام کر دیئے گئے ہیں اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام چلنے والے کس کس ادارے میں کون کون سی مشینری کب سے خراب پڑی ہے؟

(د) کیا حکومت تعمیر کی جانے والی نئی بلڈنگ کا معیار چیک کرنے، اسے بہتر بنانے اور مشینری و دیگر امور کی نگرانی و جانچ پڑتال اور دیکھ بھال کے لئے منتخب نمائندوں پر مشتمل کوئی نگران کمیٹی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) گورنمنٹ لیدر انسٹیٹیوٹ کی تعمیر 2010 میں شروع ہوئی اور محکمہ بلڈنگ گوجرانوالہ کے مطابق یہ دسمبر 2014 میں مکمل ہو جائے گی اور اس کی تاخیر کی وجہ محکمہ اوقاف کی جانب سے زمین کے دعوے کے جواب میں عدالتی حکم کی وجہ سے کام روکنا پڑا۔ اس کی عمارت کی تعمیر پر ٹوٹل خرچہ 103.861 ملین آئے گا۔

ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ (گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ) کی عمارت کی تعمیر 2010 میں شروع کی گئی، بعد ازاں محکمہ اوقاف کی جانب سے زمین کی ملکیت کے دعوے کے جواب میں عدالتی حکم کی وجہ سے کام روک دیا گیا۔ عدالتی اجازت کے بعد تعمیر کا آغاز 2012 میں دوبارہ شروع کیا گیا، محکمہ پراونشل بلڈنگز گوجرانوالہ کے مطابق یہ عمارت اپریل 2015 تک مکمل ہو جائے گی۔ اس عمارت کی تعمیر کا تخمینہ لاگت 196.170 ملین روپے رکھا گیا ہے۔

(ب) گورنمنٹ لیدر انسٹیٹیوٹ کی تعمیر کے لئے تقریباً چھوٹے بڑے 131 درخت کاٹے گئے جن میں شیشم، کیکر اور سفیدہ کے درخت شامل ہیں جبکہ ان کی نیلامی ہونا ابھی باقی ہے، کیونکہ محکمہ جنگلات کو ان کی قیمت کے تخمینہ کے لئے درخواست بھیجی جا چکی ہے۔ (درختوں) کی تفصیل ہمراہ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ (گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی گوجرانوالہ) کی نئی عمارت کی تعمیر کے لئے کوئی درخت نہیں کاٹا گیا۔

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام چلنے والے اداروں میں خراب ہونے والی مشینری وقتاً فوقتاً مرمت کروائی جاتی ہے اور اس وقت ان اداروں میں چلنے والے کورسز کی ضرورت کی کوئی مشینری خراب حالت میں نہیں ہے۔

(د) تعمیر کی جانے والی نئی بلڈنگ کا معیار چیک کرنے اور اس کو بہتر بنانے کے لئے پراونشل بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ گوجرانوالہ کے انجینئرز کے علاوہ حکومت پنجاب کے احکامات کے تحت ٹیوٹا نے تھرڈ پارٹی کنسلٹنٹ فرم کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں۔ ٹیوٹا کا پراجیکٹ ونگ اور ڈسٹرکٹ مینجمنٹ ٹیوٹا کا ٹیکنیکل سٹاف بھی مستقل بنیادوں پر یہ کام سرانجام دیتا رہتا ہے مشینری اور دیگر امور کی نگرانی و جانچ پڑتال اور دیکھ بھال کے لئے اداروں میں مشینری وغیرہ کی ریگولر بنیادوں پر evaluations کی جاتی ہیں۔ ٹیکنیکل کمیٹی نئی مشینری خریدنے اور موجودہ مشینری کی مرمت کے بارے میں رپورٹ مرتب کرتی ہے۔ پروکیورمنٹ کمیٹی مشینری وغیرہ کی خریداری اور مرمت کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ فزیکل انسپکشن کمیٹی مشینری وغیرہ کی خریداری یا مرمت کو چیک کرنے اور اس بابت تسلی بخش کام کی رپورٹ مرتب کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ٹیوٹا سیکرٹریٹ کے اعلیٰ افسران پر مشتمل سٹیرنگ کمیٹی بھی ADP سکیم کے تحت خریدی گئی مشینری کی چیکنگ سرانجام دیتی رہتی ہے۔ ان سب کے علاوہ ٹیوٹا نے ہر ڈسٹرکٹ میں چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے نامزد صنعتکاروں پر مشتمل، ڈسٹرکٹ بورڈ آف مینجمنٹ بنائے ہیں جو اداروں کے تمام معاملات کی نگرانی و دیکھ بھال کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*3716: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے شہریوں کا روزگار کاشتکاری کے انتہائی چھوٹے یونٹس اور چھوٹے کاروبار پر مشتمل ہے اور یہاں بے روزگاری کی شرح انتہائی زیادہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماضی میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی بڑی صنعتیں نہیں لگائی گئیں؟

(ج) کیا حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔ زیادہ تر لوگ کاشتکاری کرتے ہیں اور باقی ماندہ لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے کاروبار میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ جیسا کہ دودھ، کپڑا، پرچون، ہوٹل، مرغی خانے، برف خانے اور گھروں میں خصوصاً خواتین تارکشی کا کام کرتی ہیں۔

(ب) ہاں! یہ بھی درست ہے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 173 صنعتی یونٹس ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تاہم مندرجہ ذیل صنعتوں کے قیام کا مستقبل روشن ہے۔ سٹرا بورڈ، آر سی سی پائپس، گرائیڈرز، سلیبز، الیکٹریکل اسیسریز، وائر گاز ویونگ، پی وی سی فٹ ویئر، پولٹری فارم ایکوئپمنٹ، پلاسٹک فلیش ٹینکس، سٹیل ڈورز اینڈ ونڈوز، مزید برآں ضلع میں سرمایہ کاری کے لئے منصوبہ جات کی تفصیل تیار کی گئی ہے جس کی تفصیل بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن، ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹس قائم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹیکنیکل کالج سے متعلقہ تفصیلات

*3739: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق ٹیکنیکل کالج ضلع کی سطح پر قائم کئے جائیں گے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہونے کے باوجود یہاں پولی ٹیکنیکل کالج کیوں قائم نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا ٹیوٹا کے تحت چلنے والے کمرشل انسٹیٹیوٹس اور کامرس کی تعلیم کے ادارے اور ان کا سٹاف محکمہ تعلیم کے تحت آچکے ہیں یا ابھی تک ٹیوٹا کے زیر کنٹرول کام کر رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) ٹیکنیکل کالج علاقہ میں موجود انڈسٹری کی ضرورت کے پیش نظر قائم کئے جاتے ہیں۔ٹیوٹا کے 29 کالج آف ٹیکنالوجی میں سے 23 کالجز 17 ضلعی ہیڈکوارٹر بنائے گئے ہیں جہاں بعض ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز میں ایک سے زائد جیسے لاہور میں 03، فیصل آباد میں 02 کالج واقع ہیں اور باقی 6 تحصیل ہیڈکوارٹرز پر قائم کئے گئے ہیں جبکہ 19 ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹرز پر ابھی تک TEVTA کے ٹیکنیکل کالج قائم نہیں کئے گئے ہیں۔لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ٹوبہ ٹیک سنگھ اگرچہ ضلعی ہیڈکوارٹر ہے لیکن ٹیکنیکل کالج تحصیل کمالیہ میں موجود انڈسٹری کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا ہے۔ یہ ادارہ کمالیہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، تاندلیانوالہ، پیر محل، کنجوانی اور ماموں کانجن کی ٹیکسٹائل، ویونگ اور شوگر انڈسٹری کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔

(ج) ٹیوٹا کے تحت چلنے والے کمرشل انسٹیٹیوشن اور کامرس کی تعلیم کے ادارے اور ان کا سٹاف 31۔ جولائی 2012 سے ہائر ایجوکیشن کے زیر کنٹرول جا چکے ہیں۔

روات میں انڈسٹریل اسٹیٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3917: محترمہ تمکین اختر نیازی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روات میں واقع انڈسٹریل اسٹیٹ میں انفراسٹرکچر کی ناگفتہ بہ حالت ہے؟

(ب) کیا حکومت اس کی بہتری کا کوئی منصوبہ رکھتی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس منصوبے کی تکمیل کب تک متوقع ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) روات میں پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے۔چنانچہ اس سوال کا پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن سے تعلق نہیں ہے۔

(ب) چونکہ رواں میں پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں ہے لہذا اس کی بہتری کا بھی کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

فیصل آباد: داؤد ٹیکسٹائل ملز میں بوائلر پھٹنے سے مزدوروں کی ہلاکت اور دیگر تفصیلات

*3944: میاں طاہر: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 28۔دسمبر 2013 بروز جمعرات فیصل آباد کے سرگودھا روڈ پر واقع داؤد ٹیکسٹائل ایکسپورٹ میں بوائلر پھٹنے کے نتیجے میں دو محنت کش جاں بحق جبکہ 14 شدید زخمی ہوگئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان زخمیوں میں سے بعدازاں مزید چار مزدور جاں بحق ہوگئے؟

(ج) ان زخمی اور جاں بحق ہونے والے مزدوروں کی مالی امداد کے لئے صوبائی حکومت اور ضلعی حکومت فیصل آباد نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) اس فیکٹری کی چیکنگ کی ذمہ داری کن کن حکومتی ادارہ جات کی ہے؟

(ہ) یکم جنوری 2013 سے 28۔دسمبر 2013 تک ان ادارہ جات کے کس کس ملازم نے اس فیکٹری کی چیکنگ کس کس تاریخ کو کی تھی؟

(و) کیا کبھی انہوں نے اس میں لگے بوائلرز کی غیر معیاری ہونے کی نشاندہی کی تھی تو کس تاریخ کو اور اس پر عملدرآمد نہ ہونے پر ان اداروں نے اس فیکٹری کے خلاف کیا ایکشن لیا تھا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ داؤد ٹیکسٹائل ایکسپورٹ میں تھرموآئل ہیٹر کا حادثہ ہوا اور اس میں دو محنت کش جاں بحق جبکہ چودہ شدید زخمی ہوگئے تھے۔ مگر یہ بھی وضاحت کی جاتی ہے کہ یہ حادثہ 28۔دسمبر 2013 کو نہیں بلکہ 26۔دسمبر 2013 کی رات کو ہوا تھا اور یہ حادثہ سٹیم بوائلر کا نہیں تھا بلکہ تھرموآئل ہیٹر کا تھا اور تھرموآئل ہیٹر بوائلر اینڈ پریشر ویسلز (امینڈمنٹ) ایکٹ 2013 کے purview میں نہیں آتا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ بعدازاں ان زخمیوں میں سے مزید چار مزدور جاں بحق ہوگئے تھے۔

(ج) ملزانتظامیہ کے بیان کے مطابق:

1۔ صوبائی محکمہ سوشل سکیورٹی تنخواہ کے برابر پنشن ادا کرے گا۔

2۔ صوبائی حکومت 5لاکھ روپے فی ورکر ڈیتھ گرانٹ ادا کرے گی۔

3۔ 4لاکھ روپے فی ورکر گروپ انشورنس کی صورت میں لواحقین کو ادا کرے گا۔

4۔ زخمی ہونے والے مزدوروں کی تنخواہ ملزانتظامیہ باقاعدگی سے ادا کر رہی ہے اور علاج کے خرچہ کے علاوہ راشن وغیرہ بھی دے رہی ہے۔

5۔ ملزانتظامیہ نے ان کے واجبات کے علاوہ 2لاکھ روپے فوت ہونے والے ورکرز کے لئے بھی ادا کئے ہیں۔

(د) یوں تو ہر فیکٹری کی مختلف مشینری اور لیبر وغیرہ کو چیک کرنے کے لئے کئی محکمہ جات اپنا کام کرتے ہیں اس خاص مشینری یعنی تھرموآئل ہیٹر جس کا حادثہ ہوا تھا اس کی چیکنگ انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ نہیں کرتا۔

(ہ) حادثہ والی مشینری / تھرموآئل ہیٹر کی انسپکشن ہمارے ادارہ بوائلر انسپکشن ونگ / انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب نے نہیں کی تھی کیونکہ یہ اس کے دائرہ کار میں نہ آتی ہے۔

(و) ہمارے ادارہ یعنی بوائلر انسپکشن ونگ /انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کے دائرہ کار میں تھرموآئل ہیٹر کی چیکنگ نہیں آتی اس لئے اس کی انسپکشن کی گئی اور نہ ہی کسی چیز کے غیر معیاری ہونے کے متعلق کوئی نشاندہی کی گئی۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! میں قرارداد کے حوالے سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر وزیر قانون نے ہماری قرارداد میں کوئی ترمیم کرنی ہے تو ہمارے ساتھ discuss کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، amendment والی قرارداد جلدی لائی جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرے دو بہت ہی اہم سوالات ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ ان کو pendingفرمادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ڈاکٹر سید وسیم اختر کے دو سوالات ہیں آپ نے ان سے متعلق ڈاکٹر صاحب کو اپنے چیمبر میں بُلوا کر مطمئن کرنا ہے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! اگر یہ ہماری قرارداد میں ترمیم کر رہے ہیں تو پھر پہلے ہمارے ساتھ discussکر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں آپ اپنی قرارداد پڑھ دیں گے اور وہ اپنی قرارداد پڑھ لیں گے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! اگر اتفاق رائے ہو جاتا ہے تو پھر مشترکہ طور پر قرارداد پیش ہو جائے گی اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ اپنی ترمیم کے حوالے سے پہلے ہمارے ساتھ discussکر لیں تو بہتر ہو گا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بات ٹھیک ہے۔ ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر discussکر لیتے ہیں اور اپنی ترمیم کو shareکر لیتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر آپ دونوں مل بیٹھ کر کوئی مشترکہ قرارداد لے آئیں تو بڑی اچھی بات ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم مسئلے پر پانچ منٹ بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! پانچ منٹ نہیں بلکہ ایک منٹ بات کر لیں۔

جہلم ڈگری کالج ٹالیانوالہ کے لئے آئی ٹی ٹیچرز مہیا کرنے کا مطالبہ

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! چار سال پہلے اس حکومت نے پنجاب کے تقریباً چھبیس کالجوں میں Four Year B.Sc(Honours) degree programmeشروع کیا تھا۔ یہ ڈگری

ایم ایس سی کے برابر ہے۔اس پروگرام میں جہلم ڈگری کالج ٹالیانوالہ بھی شامل تھا۔اس کالج میں آئی ٹی کی کلاسوں کے لئے عدنان نامی ایک ٹیچر تھا جس کو جہلم سے لاہور بُلوا لیا گیا ہے۔اس ٹیچر نے دو سال تک جہلم کے کالج میں تعلیم دی اور وہاں پر تقریباً دو سو طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں 37 فیصد لڑکیاں ہیں اور باقی لڑکے ہیں۔یہ بچے بڑے دور دراز علاقوں سے وہاں پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔میرپور، پنڈدادن خان اور گجرات تک کے بچے یہاں پر تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔یہ استاد دو سال تک جہلم ڈگری کالج میں تعلیم دیتا رہا اور پھر اسے لاہور بُلوا لیا گیا۔وہاں پر تین اساتذہ کی ضرورت ہے اور صرف ایک استاد کام کر رہا تھا۔ایک بندے کو خوش کرنے کے لئے پورے انسٹیٹیوٹ کو تباہ کیا جا رہا ہے۔میری آپ سے بڑی مؤدبانہ گزارش ہے کہ جہلم ڈگری کالج ٹالیانوالہ میں فوری طور پر اساتذہ مہیا کئے جائیں۔ہمیں آئی ٹی کے چھ اساتذہ چاہئیں تو ان میں سے کم از کم دو ہی مہیا کر دیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آج ایوان میں وزیر تعلیم موجود نہیں ہیں۔وہ کل یا پرسوں جس دن ایوان میں تشریف لاتے ہیں تو انشاء اللہ ان سے اس بات کا جواب لیں گے۔آپ تشریف رکھیں۔اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔سردار محمد جمال خان لغاری صاحب کا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 486 ہے اور اس کا جواب آنا تھا۔

ضلع ڈیرہ غازی خان: بیس خواتین کا اغواء برائے تاوان اور بے حرمتی سے متعلقہ تفصیلات

(---جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ توجہ دلاؤ نوٹس پہلے take up ہو چکا ہے اور اس کے اُوپر discussion بھی ہوئی تھی۔اب ڈیرہ غازی خان میں ڈی پی او اور آر پی او کے عہدوں پر نئے آفیسرز تعینات ہوئے ہیں۔محرک سردار محمد جمال خان لغاری کی میرے ساتھ میرے آفس میں بیٹھ کر اس بارے میں بات ہوئی ہے۔میں گزارش کروں گا کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کر دیا جائے کیونکہ موجودہ ڈی پی او اور آر پی او نے یقین دلایا ہے کہ اس کے اُوپر پوری طرح سے قانون اور ضابطے کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔اگر کوئی ضرورت

محسوس ہوئی تو محرک اس معاملے کو بعد میں دوبارہ take up کر لیں گے لہذا میں یہ درخواست کروں گا کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! 13۔مئی 2014 کو میرے ضلع پاکپتن میں زبردست ژالہ باری ہوئی ہے۔ یہ ایک آفت تھی۔ وہاں پر تقریباً پچپن منٹ تک بارش اور ژالہ باری ہوتی رہی۔ اس علاقے میں گندم اور مکئی کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں اور کسانوں کا کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے جس سے کسانوں کے معاشی حالات بہت خراب ہو گئے ہیں۔ میری اس ایوان میں یہ درخواست ہے کہ ہمارے اس علاقے میں محکمہ ریونیو کے ذریعے سروے کروایا جائے۔ اس آفت کی لپیٹ میں جو جو علاقے آئے ہیں ان کے قرضہ جات اور زرعی ٹیکس وغیرہ معاف کئے جائیں۔ ان کسانوں کو نئے قرضہ جات دیئے جائیں تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! کیا آپ نے اس حوالے سے کوئی تحریک جمع کروائی ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جی، نہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: تو آپ اس حوالے سے باقاعدہ تحریک لے آئیں۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جی، بہتر ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! ابھی تشریف رکھیں۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 543 میاں محمود الرشید صاحب کا ہے۔

رحیم یار خان: تین سالہ بچی کو زیادتی کے بعد قتل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

543: میاں محمود الرشید: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 2014-04-09 کی خبر کے مطابق رحیم یار خان کے علاقہ موضع کاچھا میں تین سالہ بچی کو زیادتی کے بعد قتل کر کے کھیتوں میں پھینک دیا اور نعش کو جانور کھاتے رہے؟

(ب) واقعہ کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری میں اب تک ہونے والی پیشرفت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت واقعہ پیش آیا۔ اس کا مقدمہ درج کیا گیا اور چونکہ اس مقدمہ میں کوئی نامزد ملزم نہیں تھا تو پولیس نے اس مقدمہ کو پوری طرح سے pursue کرنے کے بعد گنہگار ملزم کو گرفتار کر لیا اور اُس مقدمہ کا چالان مقامی دہشتگردی کی عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس مقدمہ کو pursue کر کے اس قبیح فعل کرنے والے ملزم کو قرار واقعی سزا دلوائی جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمودالرشید): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ اس طرح کے واقعات روز اخبارات میں رپورٹ ہو رہے ہیں اور ایسے واقعات کی روک تھام اس لئے نہیں ہو رہی کہ مجرمان کو قرار واقعی سزا نہیں ملتی۔ سُنبل کیس کو زمین کھا گئی یا پھر آسمان نگل گیا، کچھ پتا نہیں کہ اُس کیس کا کیا ہوا؟ یہ روزانہ کا معمول ہے کہ جنسی تشدد کے واقعات ہو رہے ہیں اس لئے حکومت کو ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے خصوصی کاوشیں کرنی چاہئیں کیونکہ جب تک ایسے واقعات میں ملوث ملزمان کو کڑی ترین سزائیں دے کر لٹکا ہوا نہیں دکھائیں گے اُس وقت تک ایسے واقعات میں کمی نہیں آئے گی۔ جس طرح سے نیچے سے جواب آئے گا رانا صاحب تو اُسی طرح پڑھ دیتے ہیں کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم ملزمان کو گرفتار کریں گے، اس کی پیروی کریں گے، اُن کو سزائیں دلوائیں گے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے ایک سال کے اندر جب سے یہ نئی اسمبلی وجود میں آئی ہے کوئی ایک ایسا واقعہ ہوا ہو جس کے ملزمان کو لٹکا دیا گیا ہو اور پریس یا اس ایوان کے اندر پتا چلا ہو کہ ہاں، یہ وہ ملزمان تھے جنہیں عبرت ناک سزا دی گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اسی توجہ دلاؤ نوٹس کے حوالہ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کے واقعات کی cognizance لی جاتی ہے اور مقدمات چلتے ہیں۔ ان محرکات پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ واقعات رونما کیوں ہوتے ہیں؟ ہمارے میڈیا کے اندر ایسے ڈرامے، ایسی فلمیں اور

مارکیٹ کے اندر ایسا available literature ہے جو اس چیز کا محرک بنتا ہے تو اس کے لئے بھی کوئی بندوبست کرنا چاہئے کہ ایوان کی کوئی کمیٹی بننی چاہئے تاکہ اس کے اوپر اچھے طریقہ سے study ہو اور اس حوالے سے دُور رس اقدامات تجویز کرنے چاہئیں۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! مجھے ان سے پوچھ کے بتا دیں کہ amendment رائیونڈ سے تو نہیں ہو کر آ رہی؟

جناب قائم مقام سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 557 میاں طارق محمود صاحب کا ہے جی، میاں طارق محمود صاحب!

تھانہ ڈنگہ گجرات کے علاقہ نور جمال میں شہری کے قتل اور ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

557: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 28-مارچ 2014 روزنامہ "جذبہ" گجرات کی خبر کے مطابق گجرات تھانہ ڈنگہ کے علاقہ نور جمال میں مہر غلام حسین کو قتل کر دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ ڈنگہ (گجرات) میں اس قتل کا مقدمہ درج ہے جس میں ملزمان بھی نامزد ہیں؟

(ج) مقدمہ میں ملوث نامزد ملزمان کی گرفتاری اور کیس کے متعلق مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ کیس میرے آفس میں محرک موصوف کی موجودگی میں ڈی پی او گجرات سے discuss ہوا ہے۔ اس کیس کی پہلی تفتیش پر مدعی فریق کو اعتماد نہیں ہے تو second investigation کا فیصلہ کیا گیا ہے جو district level پر first stage of investigation ہو گی۔ اس کیس کی reinvestigation کے لئے ایک ڈی ایس پی اور دو انسپکٹرز پر مشتمل ٹیم بنائی گئی ہے جس پر فریقین متفق ہیں اور محرک موصوف کو بھی اُس ٹیم کے اوپر اعتماد ہے، ملک حنیف صاحب گجرات سے

ہی ہمارے معزز ایم پی اے ہیں وہ بھی میرے آفس میں موجود تھے تو انشاء اللہ اس کیس کو اس investigation کے بعد یکسو کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، آصف محمود صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں اس ایوان کی توجہ راولپنڈی کے اندر پیش آنے والے ایک واقعہ کی طرف دلانا چاہ رہا ہوں۔ اس مہینے کی چار تاریخ کو راولپنڈی شہر میں ایک پولیس ناکے کے اوپر بائیک پر سوار عرفان عزیز نامی ایک شخص کو پولیس والوں نے روکا، وہ کسی وجہ سے نہیں رُکا تو پولیس والوں نے اُس کا تعاقب کیا اور موبائل گاڑی کی ٹکر مار کر اُس کو گرایا۔ اُس کو رائفل کے بٹ مار مار کر اُس کے کولہے کی ہڈی دو جگہ سے fracture کر دی، اُس کی زبان کٹ گئی، اُس کا ایک کان کٹ گیا، اُس کا مثانہ totally damage ہو گیا، اُس کا پتا پھٹنے کے بعد اُس کی سرجری ڈی ایچ کیو ہسپتال کے اندر ہوئی۔ اس بربریت اور خوفناک واقعہ کے بعد ایس پی صاحب نے وہاں پر انکوائری کا آرڈر کیا، اُس انکوائری میں گواہ پیش ہوئے جس پر چار پولیس اہلکار معطل ہو گئے یہ اس کا ایک فیز ہے اور یہ سارا کیس میڈیا پر بھی رپورٹ ہوتا رہا۔ اُس شخص کا ڈی ایچ کیو ہسپتال کے اندر علاج جاری تھا تو گزشتہ تین دن سے اُس کے لواحقین مجھے بار بار فون کر رہے ہیں کہ ایم ایس، ڈی ایچ کیو ہسپتال نے اُسے 14 تاریخ سے discharge کر دیا ہے۔ میں نے وہاں پر ذاتی طور پر جا کر visit کیا ہے اُس کو بخار ہے، وہ بول سکتا ہے نہ بیڈ پر اپنے طور پر ہِل سکتا ہے۔ میں نے جب ایم ایس صاحب سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ اُس کا ایک سرجری کا issue تھا جو ہم نے operate کر کے settle کر دیا تھا۔

جناب سپیکر! دوسرا urology issue سے related ہے اور تیسرا orthopedic issue کا ہے۔ بقول ایم ایس صاحب ڈی ایچ کیو ہسپتال راولپنڈی کے اندر دونوں department functional نہیں ہیں۔ اُن کا یہ کہنا تھا کہ ہمارے پاس orthopedic surgeon ہے نہ Urologist ہے لہذا ہم نے اُس کو discharge کر دیا ہے۔ پھر میں نے ای ڈی او (ہیلتھ) کو فون کیا انہوں نے مجھے بتایا کہ تینوں Nursing Hospitals میری jurisdiction کے اندر نہیں آتے۔ بے نظیر بھٹو ہسپتال کے ایم ایس صاحب سے آج میں نے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہمیں فلاں ایم ایس تحریری لکھ کر دیں تو ہم اُس مریض کو admit کر لیں گے۔ میں پچھلے تین دن سے محکمہ صحت سے متعلقہ سب لوگوں سے رابطہ کر رہا ہوں لیکن کوئی شخص میری بات سننے کو تیار نہیں ہے۔ افسوس کی

بات یہ ہے کہ اُس شخص کے لواحقین دھاڑیں مار مار کر رو رہے ہیں اور اُن کی request یہ ہے کہ اس کا کسی اچھی جگہ سے علاج ہو جائے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر یہاں پر وزیر صحت موجود ہیں تو ہمیں اس پر فوری طور پر intervene کرنا چاہئے جس سے ایک قیمتی جان ضائع ہونے سے بچ سکتی ہے۔ اگر پولیس کے پریشر میں آکر اُس مریض کو ایک ہسپتال discharge کر دیتا ہے اور کوئی دوسرا ہسپتال اُس مریض کو entertain نہیں کرے گا تو وہ expire ہو جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں آصف محمود صاحب! وزیر صحت موجود نہیں ہیں۔ آپ اجلاس ختم ہونے کے بعد میرے چیمبر میں آ جائیں میں اُن سے خود بات کرتا ہوں۔

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 2 پیر خضر حیات شاہ کھگہ صاحب کی ہے۔ یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے۔ جی، رانا صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کا ابھی جواب موصول نہیں ہوا اس تحریک استحقاق کو pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو next session تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 4 رانا طاہر بشیر صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، رانا صاحب!

ڈی ای او ایجوکیشن (ملتان) کا معزز ممبر اسمبلی کے خلاف نازیبا الفاظ کا استعمال

(---جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق ہمارے وزیر جیل خانہ جات عبدالوحید ارائیں صاحب نے اس تحریک کے حوالے سے کوئی compromise کرا دیا ہے اور یہ معاملہ اب باقی نہیں رہا تو اس تحریک استحقاق کو dispose of کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 5 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ جی، رانا صاحب!

کالم نویس ڈاکٹر صفدر محمود کے معزز ممبران اسمبلی کے خلاف ہتک آمیز اور بے بنیاد الزامات

(---جاری)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق میں شیخ علاؤالدین صاحب نے جو بات کی ہے وہ بات بالکل درست ہے۔ اس کالم میں جن خیالات یا جس رائے کا اظہار کیا گیا وہ نامناسب ہے لیکن اس کا طریق کار یہی ہے کہ شیخ صاحب اگر مناسب سمجھیں تو اس کا جواب متعلقہ اخبار یا ادارے کو بھیجا جا سکتا ہے اور جس جگہ پر یہ کالم چھپا ہے اُسی جگہ پر شیخ صاحب یا کسی بھی فرد کی رائے جو کالم نویس کی رائے سے اتفاق نہیں رکھتی تو ادارہ اُس کو بھی اُسی جگہ پر شائع کرنے کا پابند ہے۔ اس سلسلہ میں اُس ادارہ نے اس بات کی یقین دہانی بھی کرائی ہے اور اس میں جواب یہ ہے کہ اخبارات میں شائع ہونے والے آرٹیکل اور مضامین کالم نگار کی ذاتی رائے پر مبنی ہوتے ہیں۔ اخبارات کسی بھی شخص کی رائے کو شائع کرنے میں مکمل طور پر آزاد ہے۔ اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ اس معاملہ کو privilege motion کے طور پر accommodate کرنا مناسب نہیں ہے تو میری یہی request ہوگی کہ اس تحریک استحقاق کو dispose of کر دیا جائے۔

(اذانِ مغرب)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ پوری اسمبلی کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔ یہ حق کسی کالم نویس کو نہیں پہنچتا کہ وہ ہماری اسمبلی کے بارے میں اس قسم کے remarks دے۔ لاء منسٹر صاحب نے خود کہا ہے کہ میں نے جو معاملہ اٹھایا ہے وہ بالکل درست ہے اور یہ اسمبلی جو دس کروڑ عوام کی نمائندہ ہے اس سے اوپر کوئی کالم نویس اور اخبار نویس نہیں ہو سکتا۔ میں آپ کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تحریک استحقاق منظور کر کے ان کو notice کیوں نہیں دیا جاتا؟ ان کو بلائیں میں یا اور جو بھی ہمارے صاحبان یہاں سے بیٹھنا چاہیں میں ان کو ثابت کرتا ہوں کہ انہوں نے گورنمنٹ کی پالیسیوں کو بھی بُرا بھلا کہا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم ایم پی ایز اور ایم این ایز نوکریاں دیتے ہیں۔ یہ پورے ایوان کے استحقاق کا مسئلہ ہے۔ اس کو اس طرح dispose of نہیں کرنا چاہئے اور جو "جیو" کے خلاف ہو رہا ہے کہ وینا ملک کو بلا کر ایک فیصلہ کیا تو وہ بھی ذاتی رائے تھی۔ اس کے اوپر کیوں اتنا شور مچ رہا ہے؟ اگر یہ ذاتی رائے ایک کالم نویس کی ہے تو میں یا میرا کوئی بھی یہاں بیٹھا colleague ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس تحریک استحقاق کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے
اجلاس کی کارروائی 20 منٹ تک کے لئے ملتوی کی گئی)
(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب قائم مقام سپیکر
شام 7 بج کر 35 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون وپارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے تو جس اخبار میں یہ کالم شائع ہوا ہے، ان سے بھی بات ہوئی ہے میرا خیال ہے کہ زیادہ مناسب یہ ہے کہ شیخ صاحب کو جب کالم نویس کی رائے سے اتفاق نہیں ہے تو یہ اس کا جو بھی مؤثر ترین جواب ہے وہ تحریر فرمادیں تو ان کے نام سے اس اخبار میں اسی جگہ پر شائع ہو جائے گا۔ یہ تو نہیں ہوتا کہ جو اس نے کہا ہے اسے تسلیم کر لیا جائے گا، ان کی اپنی ذاتی رائے ہے وہ جو بھی کہیں اس سے ادارے کا بھی متفق ہونا ضروری نہیں ہوتا بلکہ وہاں پر باقاعدہ یہ تحریر ہوتا ہے کہ کالم نویس یا کالم analysis سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہوتا اس لئے میرا خیال ہے کہ مناسب طریقہ یہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اسے رہنے دیں اور اس تحریک استحقاق کو next week تک pending کرتے ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق ڈاکٹر نادیہ عزیز صاحبہ کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ نے خود اپنے چیمبر میں بیٹھ کر یہ فرمایا تھا کہ اسے میں دیکھ لوں گا اور فیصلہ کر دوں گا۔ یہ استحقاق کمیٹی کے پاس جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس تحریک استحقاق کو آئندہ ہفتہ تک کے لئے pending کرتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں کہ یہ ایوان کی respect کا مسئلہ ہے اور اب اگر ایک ادارہ ہے یا ایک کالم نویس ہے تو ہمیں اس سے خوفزدہ تو نہیں ہونا چاہئے جبکہ ہم وہ کام کرتے ہی نہیں۔ کیا ہم تھانیدار لگواتے ہیں جو کہ اس میں لکھا ہوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی اس سے خوفزدہ نہیں ہوتا۔ آئندہ ہفتے اسے دیکھ لیتے ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 13 ڈاکٹر نادیہ عزیز صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک استحقاق کو آئندہ ہفتے کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! مجھے قرارداد پیش کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے میری بات تو نہیں مانی تھی اور واک آؤٹ کر کے چلے گئے تھے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! یہ حکومت کی ترمیم شدہ قرارداد ہے جو کہ اس وقت مجھے آپ نے دی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے نہیں دی بلکہ آپ کی آپس میں بات ہوئی تھی۔ اب دونوں قراردادیں آ گئی ہیں۔۔۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ نے میرے ساتھ commitment کی تھی کہ وقفہ سوالات کے بعد آپ کو قرارداد پڑھ لینے دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! آپ تو واک آؤٹ کر کے چلے گئے تھے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ مجھے ہماری اپنی قرارداد پڑھنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ کو کہا تھا کہ وقفہ سوالات کے بعد موقع دیا جائے گا لیکن آپ واک آؤٹ کر کے چلے گئے۔

چودھری مونس الٰہی: یہ حکومت کی قرارداد ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے آپس میں بیٹھ کر طے کرنا ہے۔

چودھری مونس الٰہی: جناب سپیکر! آپ کے سامنے یہ قرارداد مجھے دی گئی ہے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم اس قرارداد کو پڑھیں بلکہ میں اسے پھاڑتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر چودھری مونس الٰہی ترمیم شدہ قرارداد پھاڑ کر ایوان میں پھینکتے ہوئے واک آؤٹ کر گئے)

(شور و غل)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری صاحب! یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔قواعد کی معطلی کی تحریک آئی ہے۔وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں، محرک اپنی تحریک پیش کریں۔یہ کوئی طریقہ نہیں چودھری صاحب! نہیں۔نہیں عباسی صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔(شور وغل)

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 ودیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت اور قاعدہ 115 ودیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 ودیگر قواعد کو معطل کر کے پاک فوج کو خراج تحسین پیش کرنے کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

پاک فوج کو پاکستانی سرحدوں کی حفاظت اور دہشتگردی کا مقابلہ جرأت اور بہادری سے کرنے پر خراج تحسین کا پیش کیا جانا

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/قانون وپارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان افواج پاکستان کے ساتھ مکمل اور بھرپور یکجہتی کا اظہار کرتا ہے زمانہ امن اور جنگ میں افواج پاکستان کی خدمات قوم کا قابل فخر اثاثہ ہیں۔ پاک فوج نے پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت اور دہشتگردی کا مقابلہ کرتے ہوئے جس جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ یہ ایوان اپنے شہداء کو خراج تحسین پیش کرتا ہے، یہ ایوان قومی اداروں کو اپنے سیاسی وگروہی مفادات کے لئے متنازعہ بنانے کی تمام کوششوں کی مذمت کرتا ہے اور عزم کرتا ہے کہ ان کوششوں میں ملوث عناصر کے مذموم مقاصد کو کسی طور پر پورا نہ ہونے دیا جائے گا۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان افواج پاکستان کے ساتھ مکمل اور بھرپور یکجہتی کا اظہار کرتا ہے زمانہ امن اور جنگ میں افواج پاکستان کی خدمات قوم کا قابل فخر اثاثہ ہیں۔ پاک فوج نے پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت اور دہشتگردی کا مقابلہ کرتے ہوئے جس جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔ یہ ایوان اپنے شہداء کو خراج تحسین پیش کرتا ہے، یہ ایوان قومی اداروں کو اپنے سیاسی وگروہی مفادات کے لئے متنازعہ بنانے کی تمام کوششوں کی مذمت کرتا ہے اور عزم کرتا ہے کہ ان کوششوں میں ملوث عناصر کے مذموم مقاصد کو کسی طور پر پورا نہ ہونے دیا جائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان افواج پاکستان کے ساتھ مکمل اور بھرپور یکجہتی کا اظہار کرتا ہے زمانہ امن اور جنگ میں افواج پاکستان کی خدمات قوم کا قابل فخر اثاثہ ہیں۔ پاک فوج نے پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت اور دہشتگردی کا مقابلہ کرتے ہوئے جس جرأت

اور بہادری کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔یہ ایوان اپنے شہداء کو خراج تحسین پیش کرتا ہے،یہ ایوان قومی اداروں کو اپنے سیاسی وگروہی مفادات کے لئے متنازعہ بنانے کی تمام کوششوں کی مذمت کرتا ہے اور عزم کرتا ہے کہ ان کوششوں میں ملوث عناصر کے مذموم مقاصد کو کسی طور پر پورا نہ ہونے دیا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے لہذا کارروائی آگے چلائی جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں اس سے پہلے کہ تحریک التوائے کار پر کارروائی کا آغاز کریں میں معزز ممبران کی توجہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کے قاعدہ 83/8e کی طرف مبذول کروانا چاہتاہوں جس میں تحریر ہے کہ ایسی تحاریک التوائے کار جن میں اٹھائے گئے معاملہ پر بحث کے لئے پہلے سے تاریخ مقرر کی جاچکی ہوں اسمبلی میں پیش نہ کی جا سکتی ہیں چونکہ مورخہ 16۔ مئی 2014 کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ مورخہ 23۔ مئی کو امن عامہ مورخہ 26۔ مئی کو صحت اور مورخہ 28۔ مئی 2014 کو تعلیم پر بحث ہو گی لہذا مندرجہ ذیل تحاریک التوائے کار ایوان میں پیش نہیں ہوں گی، 14/452 ڈاکٹر مراد راس، جناب احمد خان بھچر، ملک تیمور مسعود۔14/435 ڈاکٹر مراد راس، جناب احمد خان بھچر، ملک تیمور مسعود۔14/440 چودھری عامر سلطان چیمہ۔14/456 ڈاکٹر سید وسیم اختر۔14/458 چودھری عامر سلطان چیمہ۔14/459 میاں محمد اسلم اقبال، محترمہ شُنیلا رُوت، محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔14/461 ڈاکٹر مراد راس، جناب احمد خان بھچر، میاں محمد اسلم اقبال۔14/465 محترمہ فائزہ احمد ملک۔14/470 چودھری عامر سلطان چیمہ۔14/476 میاں محمود الرشید، ڈاکٹر مراد راس، محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔14/479 میاں محمد اسلم اقبال، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔ 14/510 چودھری عامر سلطان۔14/528 ڈاکٹر مراد راس، جناب احمد خان بھچر۔14/542 میاں

محمد اسلم اقبال، محترمہ سعدیہ سہیل، رانا محترمہ نبیلہ حاکم علی خان۔14/543 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان۔ 14/547 ڈاکٹر سید وسیم اختر۔14/548 محترمہ حنا پرویز بٹ۔14/449 شیخ علاؤالدین۔ 14/566 ڈاکٹر مراد راس، ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ ناہید نعیم۔14/571 سردار علی رضا خان دریشک۔14/573 سردار علی رضا خان دریشک۔14/593 ڈاکٹر نوشین حامد، محترمہ راحیلہ انور، محترمہ شُنیلا رُوت۔14/594 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان، محترمہ سعدیہ سہیل رانا، محترمہ شُنیلا روت۔ 14/603 چودھری عامر سلطان چیمہ۔14/611 شیخ علاؤالدین۔14/630 شیخ علاؤالدین۔ 14/637 محترمہ حنا پرویز بٹ۔14/645 چودھری عامر سلطان چیمہ۔446/14 میاں محمد اسلم اقبال، محترمہ شُنیلا رُوت اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔647/14 محترمہ راحیلہ انور، محترمہ ناہید نعیم اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔683/14 چودھری عامر سلطان چیمہ۔685/14 چودھری عامر سلطان چیمہ۔ 699/14 ڈاکٹر مراد راس۔700/14 ڈاکٹر مراد راس۔703/14 ڈاکٹر مراد راس، محترمہ سعدیہ سہیل رانا اور محترمہ شُنیلا رُوت۔704/14 میاں محمد اسلم اقبال، محترمہ شُنیلا رُوت اور محترمہ سعدیہ سہیل رانا۔714/14 محترمہ ناہید نعیم، محترمہ سعدیہ سہیل رانا اور محترمہ راحیلہ انور۔ 715/14 میاں محمود الرشید۔ میاں محمد اسلم اقبال اور ڈاکٹر مراد راس۔

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 11/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے یہ پڑھی جاچکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پنجاب یونیورسٹی کی پچاس کنال اراضی ڈائیو و بس سروس اور چار کنال کا قیمتی ٹکڑا یونائیٹڈ بنک کو دینے کے لئے خفیہ ہاتھ سر گرم

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 11/14 دو معزز ممبران شیخ علاؤالدین اور محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ نے پیش کی ہے۔ ان دونوں معزز ممبران نے پنجاب یونیورسٹی کے پچاس کنال قطعہ اراضی جو کہ ڈائیو و بس سروس کو عارضی طور پر لیز پر دیا جانا مقصود ہے---

جناب قائم مقام سپیکر: سندھو صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 11/14 ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس میں ہی دو محرک ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جاری رکھیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): انہوں نے اس کے متعلق اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ دونوں ممبران اسمبلی کے تحفظات ایک ہی نوعیت کے ہیں جن کی وضاحت ذیل میں دی گئی ہے۔ یونیورسٹی کی انتظامیہ اربوں روپے کی زمین چند لاکھ روپے کے عوض ٹھیکہ لیز پر دے رہی ہے اگر یہ زمین یونیورسٹی کے استعمال سے زیادہ ہے تو اس کو واپس حکومت پنجاب کو دیا جائے۔ پنجاب یونیورسٹی کا ماسٹر پلان زمین کو صرف تعلیمی مقاصد کی غرض پر استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یونیورسٹی کی بہت بڑی جگہ شادی ہالوں میں تبدیل ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! اس امر میں میری پنجاب حکومت کی جانب سے وضاحت ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کی زمین کسی بھی طرح اور کسی بھی پیرائے میں غیر قانونی یا بلا جواز استعمال کی جا رہی ہے اور نہ ہی اسے کسی بھی انداز ے میں بیچا جا رہا ہے۔ اس قسم کا کوئی بھی قدم یونیورسٹی کی پالیسی اور تقدس کے بالکل منافی اور برعکس ہے۔ اس ضمن میں تفصیلاً عرض ہے کہ پچاس کنال کا قطعہ اراضی جو ڈائیوو بس سروس کو پٹا پر دیا جا رہا ہے اور یہ کسی بھی طرح پر دائمی پٹا نہ ہے۔ یہ زمین صرف عرصہ تیس سال کے لئے لیز پر دی جا رہی ہے اس لیز سے حاصل ہونی والی آمدن صرف اور صرف پنجاب یونیورسٹی اپنے تعلیمی اور تحقیقی مقاصد کے لئے استعمال کرے گی۔

جناب سپیکر! پچاس کنال کی اراضی موضع بھیکے وال میں آتی ہے اور اس موضع کے دو رقبہ جات جن کا ایکڑ نمبر فلاں فلاں ایکڑ اور دوسرا 1262 ایکڑ پنجاب یونیورسٹی کے زر خرید رقبہ جات ہیں لہذا پنجاب یونیورسٹی موضع بھیکے وال میں واقع پچاس کنال کے قطعہ پر بذات خود قانونی طور پر مالک و قابض ہے۔ پنجاب لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کی دفعہ 16 کے مطابق جب زمین کا ایوارڈ جاری ہو جائے تو جس شخص یا ادارے کے پاس زمین منتقل ہو جاتی ہے تو منتقل شدہ زمین پر کسی دوسرے کا کوئی استحقاق بار یا دعویٰ نہیں رہتا اور اس قانون کی تشریح سپریم کورٹ کے کیس Supreme Court Monthly Review 1996, Page No. 480 and Supreme Court Monthly Review 2010, Page No. 1277 ہے کہ جب زمین پورے تقاضوں کے مطابق حکومت پنجاب کو منتقل ہو جائے تو اس زمین پر کسی دوسرے کا کوئی دعویٰ وغیرہ نہیں رہتا اور یہ زمین کسی بھی دوسرے مقصد کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے بشرطیکہ مقصد غیر قانونی نہ ہو لہذا تمام مندرجہ بالا قوانین کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بات کی یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ پنجاب یونیورسٹی پچاس

کنال قطعہ اراضی ڈائیوو کمپنی کو غیر قانونی مقصد کے لئے دے رہی ہے اور نہ ہی یہ کوئی مستقل نوعیت کی لیز ہو گی اور اس لیز سے حاصل ہونے والی رقم صرف اور صرف تعلیم و تحقیق کے شعبہ کی ترقی اور بڑھوتری کے لئے خرچ کی جائے گی۔ اس کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی ایکٹ 1973 میں یہ وضاحت موجود ہے کہ:

> That the university shall be competent to acquire and hold property with moveable and immoveable and lease, sell or otherwise transfer any moveable and immoveable property which vests in or has been acquired by it.

جناب سپیکر! یونیورسٹی کی پچاس کنال زمین ڈائیوو بس کمپنی کو دینے کی وجہ یہ ہے کہ ہائر ایجوکیشن اور گورنر پنجاب کی طرف سے واضح ہدایات موجود ہیں کہ تمام یونیورسٹی اپنی آمدنی بڑھانے کے لئے کمرشل منصوبے شروع کریں اور اس آمدنی کو ریسرچ اور ڈویلپمنٹ کے لئے استعمال کیا جائے گا کیونکہ حکومت کی طرف سے گرانٹ میں مسلسل کمی آ رہی ہے جس کی وجہ سے پنجاب یونیورسٹی سخت مالی مشکلات کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! مزید یہ ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کی بہت بڑے شادی ہالوں میں بالکل تبدیل نہیں ہوئی ہے۔ شادی ہالوں کو دی گئی زمین عارضی طور پر لیز پر دی گئی ہے اور اس سے حاصل ہونی والی رقم صرف اور صرف تعلیمی مقاصد کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ تاہم آخر میں ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف دی پنجاب نے یونیورسٹی کی 1704 میٹنگ منعقدہ 14-01-18 تاریخ میں اس مسئلے پر اپنا اختلافی نوٹ ریکارڈ کرایا تھا جس کے مطابق ایڈیشنل سیکرٹری ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس بات پر زور دیا تھا کہ یونیورسٹی زمین کو صرف اور صرف تعلیمی مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا detail جواب آ گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات سن لیجئے۔ یہ detail جواب تو آ گیا ہے لیکن اس میں جواب حکومت کی طرف سے یہ آیا ہے کہ یہ تیس سال کے لئے لیز پر دی جا رہی ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ تیس سال کے بعد ایک تو extendable ہے اور ان کو بولنا چاہئے تھا کہ وہ extendable ہے اور دوسرا جو انہوں نے 96 کی judgement کا حوالہ دیا ہے۔ جس وجہ سے جو لینڈ acquire کی گئی تھی وہ ایجوکیشنل تھی اور اس کا مقصد بدلنا آنے والی نسلوں کے ساتھ زیادتی ہے۔ میں اس معاملے کو floor پر لے آیا ہوں۔ انہوں نے جو جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر! ایک تو آپ سیکرٹری صاحبان کو کہیں کہ جب کوئی بھی معزز ممبر بات کر رہا ہو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! نہیں، یہ اس وقت اور بات کر رہے ہیں، ٹائم کے متعلق بات کر رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں، یہ بات کر لیں پھر ہم بات نہیں کرتے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ہماری بات کیسے سن سکتے ہیں اگر یہ interference اس طرح ہی رہی۔ اوّل تو ویسے ہی جو rules ہیں اب ان کے تحت آپ نے ہماری کتنی تحاریک التوائے کار kill کر دی ہیں۔ کوئی تحریک التوائے کار آتی ہی نہیں ہے۔ میں نے آج آپ سے بھگت سنگھ کے معاملے پر بھی بات کرنی تھی۔ جو چیز آتی ہے، میں افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ میرا یہ الحمدللہ تیسرا tenure ہے اور یہ پہلی اسمبلی ہے جس کے اندر اب کام کرنا اتنا مشکل ہو گیا ہے کہ اب جو بھی آپ کا سیکرٹریٹ ہے کہیں سے یہ کوئی چیز نکلنے نہیں دیتے۔ اگر کوئی چیز floor پر آ جائے تو اس کا حال یہی ہوتا ہے کہ میں پنجاب یونیورسٹی کی لینڈ کی بات کروں، میں ایچی سن کالج کی لینڈ کی بات کروں کہ وہاں State Guest House بن گیا ہے تو اس کو kill کیا جاتا ہے اور پھر اس کا جواب اس طریقے سے دیا جاتا ہے جیسے میں نے کوئی بات غلط کہی ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب یونیورسٹی کی لینڈ پر شادی ہال بنانا اور ڈائیوو بس سروس کو جناح ہسپتال کے ساتھ والا علاقہ دینا، تو پھر ہمیں اگر عوام کا مفاد عزیز ہے تو جناح ہسپتال کو کیوں نہیں extend کرتے؟ جہاں پر بہت بُرا حال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! اس پر بحث تو نہیں کر سکتے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بحث تو نہیں کریں گے، مجھے پتا ہے کہ آپ بحث نہیں کرنے دیں گے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے کوئی احسانات تو آپ پر بھی ہوں گے اور اس ایوان میں بیٹھے ہوئے اور لوگوں پر بھی ہوں گے۔ ہم جو پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ کر رہے ہیں، آج ہم کہتے ہیں کہ وہ financial crisis میں ہے تو وہ اس لئے ہے کہ ہم نے پنجاب یونیورسٹی کے مقابلے میں

پرائیویٹ یونیورسٹیوں کو promote کیا ہے۔ ہم نے تعلیم کا بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ آٹھ آٹھ اور دس دس لاکھ روپے پر ہم ڈگریاں بیچ رہے ہیں تو پنجاب یونیورسٹی کہاں رہے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! بہت شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے اور اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون خواجہ فرید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی، رحیم یار خان 2014

MR ACTING SPEAKER: Minister for Law to introduce the Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014.

MR ACTING SPEAKER: Khwaja Fareed University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan Bill 2014 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education to report within one month.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہذا اب اجلاس مورخہ 20- مئی بروز منگل صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔